السبعین فی

فضائل

امیر المؤمنین

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

آیت اللہ ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی

تحقیق مصادر

حجۃ الاسلام ملک آفتاب حسین جوادی

جملہ حقوق محفوظ

کتاب: السبعین فی فضائل امیر المومنین
تالیف: امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: آیت اللہ ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی
تحقیق: حجۃ الاسلام والمسلمین ملک آفتاب حسین جوادی
طابع: معراج دین پرنٹنگ پریس، مچھلی منڈی، لاہور

تقدیم:

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام
کی عظیم الشان صاحبزادی
حضرت زینب سلام اللہ علیہا
کی بارگاہ اقدس میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

حضرت علی علیہ السلام کی ذات گرامی اسلام کی دوسری عظیم ترین شخصیت ہیں جبکہ پہلی شخصیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام اسلام کی دوسری عظیم شخصیت اس لحاظ سے ہیں کہ جس طرح سب مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کو متفقہ طور پر اللہ کا رسول اور اپنا ہادی و رہنما تسلیم کرتے ہیں اسی طرح سب مسلمان حضرت علی علیہ السلام کو رسول اللہ کا خلیفہ اور اپنا ہادی و رہنما تسلیم کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ بعض مسلمان انہیں خلیفہ اول مانتے ہیں اور بعض خلیفہ چہارم، لیکن مانتے سبھی ہیں جبکہ دیگر خلفاء کی خلافت پر مسلمانوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کی ذات گرامی پر جہاں سب مسلمان متفق ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح آپ کی محبت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں وہاں منافقین کے دل ہمیشہ ان کے بارے میں دشمنی، بغض اور نفرت کی آگ میں جلتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ حیات میں ہی آپ کی محبت ایمان کی علامت اور آپ سے دشمنی منافقت کی علامت بن چکی تھی:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدَرِیْ قَالَ: اِنَّا کُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِیْنَ نَحْنُ مَعْشَرُ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ

حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ ہم انصار منافقین کو حضرت علی علیہ السلام سے ان کی دشمنی کی وجہ سے پہچانا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی جلد 5، باب مناقب علی ابن ابی طالب صفحہ 635)

اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ان کے پیش نظر ہوتا تھا جو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے:

کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَ لَا یُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی منافق علی (علیہ السلام) سے محبت نہیں کرے گا اور کوئی مومن ان سے بغض نہیں رکھے گا" (ایضاً)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے جتنے فضائل حضرت علی علیہ السلام کے بیان ہوئے ہیں کسی اور کے نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ منافقین جو حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں بغض اور نفرت کے جذبات رکھتے تھے ان کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ دوسروں کو بھی اپنا ہمنوا بنائیں۔ اس مقصد کے لئے وہ حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں بدگمانیاں پھیلانے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کی ان حرکتوں کو بے اثر کرنے کے لئے اور بعض دیگر حکمتوں اور مصلحتوں کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت حضرت علی علیہ السلام کے فضائل بیان کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد بھی منافقین نے اپنی روش نہ بدلی اور حضرت علی علیہ السلام کے فضائل چھپانے کی کوششوں میں مصروف رہے۔ دوسری طرف سے سچے مومنین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کے پرچار کا سلسلہ جاری رکھا۔ بعد میں آنے والے ادوار میں جب منافقین کے ہوا خواہوں نے فضائل علی علیہ السلام کو چھپانے اور ان کے مقام کو گرانے کی

کوشش کی تو وہ علماء جن کے دل نور ایمان سے منور تھے انہوں نے فضائل علی کے پر چار میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام کے فضائل پر مشتمل احادیث نبوی کی بڑے اہتمام کے ساتھ نشر و اشاعت کی جانے لگی اور فضائل علی علیہ السلام اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کے بارے میں احادیث نبوی کے چھوٹے بڑے کئی مجموعے رشتہ تحریر میں آ گئے۔

محبان علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی اطلاع کے لئے کچھ کتابوں اور ان کے مؤلفین کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

1۔خصائص امیر المومنین از امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب المعروف بہ امام نسائی

2۔طرق حدیث من کنت مولاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حافظ ذھبی

3۔فضل اهلبیت و حقوقهم: امام ابن تیمیہ

4۔اتحاف السائل بما لفاطمه من المناقب و الفضائل

علامہ محمد عبدالرءوف المنادی صاحب فتح القدیر۔

5۔استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ذوی الشرف

علامہ شمس الدین سخاوی مطبع دار المدینہ، جدہ۔

6۔الذریة الطاهرہ النبوی۔حافظ ابوبشیر محمد بن احمد الدولابی

7۔معرفة مایجب لآل البیت النبوی من الحق من عداهم۔تقی الدین مقریزی

8۔تشریف البشر بذکر الآئمة الاثناعشر۔نواب صدیق حسن خان

9۔مناقب علی ابن ابی طالب۔امام احمد بن حنبلؒ

10.تذکرة خواص الامة۔علامہ سبط ابن جوزی

11۔سر الشهادتین۔شاہ عبدالعزیز دہلوی

12۔القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر۔ابن حجر مکی

13۔جواهر العقدین فی فضل الشرفین۔علامہ نور الدین شافعی السمھودی۔

14۔فرائد السبطین۔شیخ ابراہیم بن محمد الحموینی

15۔ینابیع المودة۔علامہ سلیمان قندوزی حنفی

16۔فضائل فاطمة الزهراء۔عمر بن احمد ابن شاہین المعروف بابن شاہین

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آئمہ اربعہ میں سے امام شافعیؒ کو حضرت علی علیہ السلام سے خصوصی عقیدت تھی۔ان کی اتباع میں علمائے شوافع نے فضائل علی علیہ السلام کو جمع کرنے اور ان کی نشر و اشاعت کا خاص اہتمام کیا۔علمائے شوافع کی کتب جو امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل و مناقب میں لکھی گئیں وہ بہت زیادہ ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

ا۔رشفة الصادی من بحر فضائل بنی نبی الهادی

السید ابوبکر بن شہاب الدین الحسینی الشافعی الحضرمی۔مطبوعہ: المطبعة الاعلامیہ، مصر، قاہرہ 1303ہجری

2۔ الاتحاف بحب الاشراف: شیخ عبداللہ بن محمد بن عامر الشبر اوی الشافعی۔المطبعہ الادبیہ، مصر۔1316ہجری

3۔مسند علی ابن ابی طالب۔

جلال الدین السیوطی، مطبع عزیزیہ شاہ علی بندہ حیدرآباد، ھند، 1985 عیسوی، 1405 ہجری۔

4۔مسند فاطمۃ الزھراء۔

جلال الدین السیوطی، موسستہ الکتب الثقافیہ، 1993 عیسوی، 1413 ہجری۔

5۔احیاء المیت بفضائل اھل البیت، جلال الدین السیوطی، مطبوعہ آگرہ 1300 ہجری۔

6۔عقد الدرر فی اخبار المنتظر۔

یوسف بن یحیٰ بن علی المقدسی الشافعی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1997۔

7۔نور العین فی مشھد الحسین، علامہ ابو اسحاق اسفرائنی، مطبعۃ الحمیدیہ، مصر، 1317 ہجری۔

8۔نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار۔

الشیخ سید شبلنجی، مطبعۃ الحاج عبد السلام بن محمد بن شقرون

9۔ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ۔

ابو جعفر احمد المشھور بمحب الدین طبری، المطبع القدسی۔

10۔کفایت الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب

الشیخ الحافظ ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی۔

خود امام شافعی نے امیر المومنین علیہ السلام کی مدح میں بہت سے بے مثال اشعار کہے ہیں۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث نے اپنی کتاب تحفہ اثناعشریہ صفحہ 564 مطبوعہ ثمر ہند، لکھنؤ، میں لکھا ہے:

''محبت امام شافعی خود با این خاندان و اشعار ایشان در این باب در کتب شیعہ مسطور و مشہور است۔ آنچہ از اشعار ایشان در کتب شیعہ دیدہ شد ثبت می افتد، من ذالک:

یا اھل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ

یکفیکم من عظیم الفخر انکم من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

غرض امام شافعی از این ابیات مقابلہ نواصب است کہ بہ سبب حب اہل بیت مردم را نسبت بہ رفض میکردند۔''

ترجمہ: ''اس خاندان سے امام شافعی کی محبت اور ان کے اشعار شیعہ کتب میں مسطور اور مشہور ہیں۔ ان کی کتب میں ان کے جو اشعار پائے جاتے ہیں یہاں نقل کئے جاتے ہیں:۔

یا اھل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ

یکفیکم من عظیم الفخر انکم من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

ترجمہ اشعار:

اے اہل بیت رسول تمہاری محبت اللہ کی طرف سے فرض ہے جسے اس نے قرآن میں نازل کیا ہے۔

تمہارے لئے یہ عظیم فخر ہی کافی ہے کہ جو آپ پر صلوات نہ بھیجے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

ان اشعار سے امام شافعی کا مقصد نواصب کا مقابلہ کرنا تھا جو اہل بیت کی محبت کی وجہ سے لوگوں کو رافضی کہتے تھے۔''

میر سید علی ہمدانیؒ بھی فقہ شافعی کے ایک مایہ ناز مجتہد تھے۔ان کی کتاب السبعین فی فضائل امیر المومنین بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کا ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس کتاب میں میر سید علی ہمدانیؒ نے فضائل امیر المومنین پر مشتمل ستر احادیث نبوی کو جمع کیا اور ہر حدیث کے بعد امیر المومنین علیہ السلام کے نورانی نصائح میں سے ایک نصیحت کو بیان کیا۔اس طرح یہ کتاب حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستر فرامین اور تقویٰ و روحانیت کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام کے ستر نورانی ارشادات کا مجموعہ ہے۔

☆ ☆ ☆

1992 کی بات ہے جب آقائے علی قمی لاہور میں ایران کے قونصل جنرل تھے۔ایک دن ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے ایک کتاب دی جس کا نام تھا'' احوال، آثار و اشعار میر سید علی ہمدانی'' ۔کتاب کے مولف ڈاکٹر محمد ریاض ہیں۔اس کتاب میں میر سید علی ہمدانیؒ کے تفصیلی حالات زندگی کے علاوہ ان کے چھ رسائل بھی شامل ہیں۔انہی رسائل میں سے ایک رسالہ السبعین فی فضائل امیر المومنین'' بھی ہے۔اس کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے اس رسالہ کا اردو میں ترجمہ کرنے کا عزم کیا۔کئی بار ترجمہ کا کام شروع کیا لیکن چونکہ اللہ کی طرف سے ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے، ہر بار کوئی نہ کوئی رکاوٹ آڑے آئی اور ترجمہ کا کام ابتدائی مرحلہ سے آگے نہ بڑھ سکا۔آخر کار مئی 2006 میں بہت ہی عزیز اور مہربان برادر ایمانی حاجی معراج دین صاحب (معراج دین پرنٹنگ پریس کے مالک) کے ہمراہ ایران اور شام کی زیارات کی سعادت حاصل ہوئی۔میں نے اس رسالہ کی ایک فوٹو کاپی بنوائی اور اپنے بیگ میں رکھ لی۔دل کو یقین تھا کہ اس سفر میں اس رسالہ کا ترجمہ مکمل ہو جائے گا۔

بدھ 10 مئی کو رات کے دس بجے دمشق ایر پورٹ پر اترے۔ہوٹل پہنچے تو کافی دیر ہو چکی تھی۔حرمِ حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ہوٹل واپس آئے اور محو آرام ہو گئے۔صبح سویرے اٹھے اور نماز فجر ادا کرنے کے لئے حرم حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی طرف چل دیئے۔نماز اور زیارت کے بعد کافی دیر تک حرم میں رہے اور تقریباً نو بجے حرم سے ہوٹل واپس آئے۔ناشتہ کیا اور پروگرام کے مطابق دیگر مقامات کی زیارت کے لئے روانہ ہو گئے۔دن بھر مختلف مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد مغرب وعشاء کی نماز کے لئے پھر حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے حرم مطہر میں حاضر ہوئے۔شب جمعہ تھی، نماز عشاء کے بعد دعائے کمیل کے روح پرور اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی حاصل کی۔اس طرح شام میں پہلا دن اختتام کو پہنچا۔

اگلے روز 12 مئی کو جمعہ کا دن تھا۔جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان ذکر، استغفار اور دعا کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔خاص طور پر اس وقت میں دعائے سمات پڑھنا بہت زیادہ فضیلت اور خیر و برکت کا سبب ہوتا ہے۔عرصہ دراز کے بعد جمعۃ المبارک ایک مقدس مقام پر آیا تھا لہٰذا عصر سے کچھ دیر پہلے ہی میں اور حاجی معراج دین صاحب حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے روضہ اقدس پر حاضر ہو گئے۔میں نے السبعین فی فضائل امیر المومنین کی فوٹو کاپی اور ایک نوٹ بک بھی ساتھ لے لی تاکہ اس کتاب کے ترجمہ کا کام اس مبارک ساعت میں اس مبارک مقام پر شروع کر دیا جائے۔

زیارت اور نمازِ زیارت اور دیگر اعمال سے فارغ ہو کر امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا سے توسل کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر کتاب کے ترجمہ کا کام شروع کر دیا۔تقریباً اڑھائی گھنٹے تک ترجمہ کا کام کرنے کے بعد مغرب کی اذان ہوئی۔دیکھا تو معلوم ہوا کہ کتاب کے پانچویں حصہ کا ترجمہ ہو چکا ہے۔وہیں فیصلہ کیا کہ ہر روز اسی طرح جناب زینب سلام اللہ علیہا کے حرم مقدس میں حاضری کے دوران کتاب کے ترجمہ کا کام جاری رکھا جائے۔اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہر روز دو سے اڑھائی گھنٹے تک ترجمہ کا کام کرتا رہا اور پانچویں دن یعنی 16 مئی 2006 کو عصر اور

مغرب کے درمیان کتاب کا ترجمہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔

الحمدللہ رب العالمین

ترجمہ مکمل ہونے کے بعد ایک بار پھر حضرت زینب سلام اللہ علیہا اور امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت پڑھی اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے روضہ اقدس کی جالی پکڑ کر اپنی یہ ناچیز کاوش امیر المومنین علیہ السلام کی عظیم الشان صاحبزادی کی بارگاہ میں پیش کر دی۔ ان کے گھرانے کے انداز کرم کو دیکھتا ہوں تو دل کو بہت اطمینان ہوتا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی عالیمقام اور عظیم الشان صاحبزادی نے اپنے والد بزرگوار کے فضائل کی اس خدمت کو ضرور شرف قبولیت بخشا ہوگا۔

☆ ☆ ☆

خصوصی تشکر!

پاکستان واپس آنے کے کچھ دن بعد راولپنڈی کا سفر پیش آ گیا۔ وہاں برادر محترم جناب حجۃ الاسلام ملک آفتاب حسین جوادی صاحب دامت برکاتہ سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو میر سید علی ہمدانی کے رسالہ السبعین فی فضائل امیر المومنین کے ترجمہ کا ذکر ہوا تو بہت خوش ہوئے اور یہ مشورہ دیا کہ اس کتاب کو تحقیق مصادر کے ساتھ شائع کیا جائے تو اس کے حسن اور افادیت کو چار چاند لگ جائیں گے۔ میں نے کثرت مشاغل اور قلتِ فرصت کا ذکر کیا تو انہوں نے کمال محبت اور مہربانی سے تحقیق مصادر کا کام اپنے ذمے لے لیا اور اس کتاب میں مندرج احادیث نبوی کے حوالہ جات تحریر فرما دیئے (جو کتاب کے آخر میں درج کئے گئے ہیں)۔ بظاہر یہ کام بڑا سادہ اور آسان معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں یہ انتہائی دقیق اور عرق ریزی کا کام ہے۔ اللہ تعالی سے انتہائی عجز کے ساتھ دعا گو ہوں کہ وہ ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

قارئین محترم سے ایک خصوصی گزارش:

کتاب السبعین فی فضائل امیر المومنین آپ کے ہاتھ میں ہے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ستر احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے فضائل اور ان کے مقام و مرتبہ کو بیان فرمایا ہے۔ یہ بات سب مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کلام نہیں فرماتے تھے:

مَایَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰیٰ اِنْ ھُوَ اِلاَّ وَحْیٌ یُوْحیٰ

یہ رسول اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتا بلکہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ صرف وحی ہوتی ہے جو آپ پر کی جاتی ہے۔ (النجم:3-4)

اب ظاہر سی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بات بھی کہی وہ مسلمانوں کو ہدایت دینے کے لئے کی اور اس میں مسلمانوں کی دنیا اور آخرت کی بھلائی پوشیدہ تھی۔ کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے بنی امیہ کی پروپیگنڈہ مشینری کے زیر اثر حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل وجان سے تسلیم کرنے کی بجائے ان کی من مانی تاویلات اور تشریحات کرنی شروع کر دیں۔ ایسی تاویلات اور تشریحات جو ان ارشادات نبوی کی روح کے ساتھ کوئی مطابقت اور مناسبت نہیں رکھتی ہیں۔ یہ من مانی تاویلات وتشریحات درحقیقت تحریف معنوی کے زمرے میں آتی ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ اللہ اور رسول کی باتوں میں بیان شدہ معنی کو تسلیم کرنے کی بجائے ان پر اپنے من مانے معانی مسلط کرنا ایمان کے ساتھ ہرگز مطابقت نہیں رکھتا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ان ارشادات نبوی کا مطالعہ کرتے وقت اہل ایمان اپنے دلوں میں یہ احساس پیدا کریں کہ یہ سب باتیں اللہ کے

پیارے رسول نے ہماری ہدایت کے لئے بیان فرمائی ہیں، ان ارشادات کے وہی معنی قبول کریں جو ان میں بیان کیئے گئے ہیں تا کہ ہم حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ وہ رابطہ اور تعلق قائم کرسکیں جو اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کا باعث ہو۔

حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کتاب میں آپ کو حضرت علی علیہ السلام کے ستر نورانی ارشادات بھی ملیں گے۔ اگر مسلمان ان ستر ارشادات کو ہی اپنی عملی زندگی میں اپنا رہنما بنالیں اور زندگی کے ہر شعبے میں ان ہدایات علوی پر کاربند رہیں تو اس بات کی ضمانت دی جاسکتی ہے کہ مسلم معاشروں میں موجود تمام مسائل اور بحرانوں کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ آج وطن عزیز پاکستان بہت سے بحرانوں میں گرفتار ہو چکا ہے۔ ان بحرانوں سے نکلنے کے لئے ہماری نا اہل حکومتیں، پارلیمانی کمیٹیاں اور سٹینڈنگ کمیٹیاں قائم کر کے قوم کا وقت اور پیسہ مسلسل ضائع کئے جارہی ہیں اور کوئی مسئلہ حل نہیں ہو پاتا۔ یہ بات دعوے کے ساتھ بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ کسی بھی انسانی معاشرے، خاص طور پر وطن عزیز پاکستان کا کوئی مسئلہ اور کوئی بحران ایسا نہیں ہے جس کا حل امیر المومنین علیہ السلام کی ان ستر نصیحتوں میں موجود نہ ہو۔

اس سلسلے میں دوسری اہم بات جو یادرکھنے کی ہے وہ یہ کہ انسان جسم اور روح سے مرکب ہے۔ اس کے جسم اور روح دونوں کے کچھ تقاضے ہیں۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ جسم کے تقاضوں کو پورا کرنے میں اس طرح مشغول ہوجاتے ہیں کہ روح کے تقاضوں اور ضروریات نظرانداز کردیا جاتا ہے۔ یا دوسری طرف سے ایسا ہوتا ہے کہ جو لوگ روح کے تقاضوں کو پورا کرنے میں مشغول ہوتے ہیں وہ جسم کی ضروریات سے غافل ہوجاتے ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام کے ان ارشادات پر عمل کر کے انسان اپنے جسم اور اپنی روح دونوں کے تقاضوں اور ضروریات کو میانہ روی اور اعتدال کے ساتھ پورا کرسکتا ہے اور انسان کی زندگی اس دعا کی عملی تعبیر بن جاتی ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (بقرہ:201)

''اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھی اچھی زندگی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھی زندگی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''

والحمدللہ رب العالمین

الفقیر الی رحمت اللہ تعالیٰ

سید نیاز محمد ہمدانی ابن سید عالم شاہ ہمدانی غفراللہ لھما

URL: www.drhamadani.com

E-mail: syedniazm@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میر سید علی ہمدانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے مختصر حالات زندگی

میر سید علی ہمدانی (رحمۃ اللہ علیہ) کا اسم گرامی علی تھا اور امیر کبیر، علی ثانی، شاہ ہمدان آپ کے مشہور القاب ہیں۔ عام طور پر آپ میر سید علی ہمدانی کے نام سے معروف ہیں۔

آپ کا خاندان برسر اقتدار تھا۔ آپ کے والد بزرگوار سید شہاب الدین ہمدان کے امیر (گورنر) تھے۔ اسی مناسبت سے آپ کو ''امیر کبیر'' اور ''شاہ ہمدان'' کہا جاتا ہے۔ (میر، امیر کا مخفف ہے)

آپ علم و عمل، طہارت و تقویٰ اور روحانی کمالات میں اتنی بلند منزلت پر فائز تھے کہ آپ کی سیرت میں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی سیرت کا عکس نظر آتا تھا جس کی وجہ سے آپ کو علی ثانی کہا جاتا تھا۔

ولادت اور سلسلہ نسب:

میر سید علی ہمدانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت 12 رجب 714 ہجری کو ہمدان میں ہوئی۔ جبکہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کی تاریخ ولادت 13 رجب ہے۔ آپ کا نسب سترہ پشتوں سے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ آپ کے سلسلہ نسب کی تفصیل اس طرح سے ہے:

علی بن سید شہاب الدین بن محمد بن علی بن یوسف بن شرف الدین بن محب اللہ بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن احمد بن علی بن حسین بن جعفر الحجہ بن عبداللہ زاہد بن حسین الاصغر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی فاطمہ تھا جن کا سلسلہ نسب سترہ پستوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سولہ پشتوں سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ملتا ہے۔

آپ کے والد گرامی سید شہاب الدین اگرچہ حکمران تھے لیکن اہل اللہ یعنی عرفاء و فقراء اور درویشوں سے بہت محبت رکھتے تھے اور خود بھی ایک روحانی کردار کے حامل تھے۔

تعلیم و تربیت:

سید علی ہمدانی کے والدین نے ابتداء سے ہی ان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی اور ان کے لئے اچھے اساتذہ کا انتظام کیا۔ سید علی ہمدانی نے اپنی غیر معمولی خداداد صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اپنے اساتذہ سے خوب کسب علم کیا۔ آپ کے اساتذہ اور تربیت کرنے والوں میں آپ کے ماموں سید علاء الدولہ سمنانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ وہ سمنان کے گورنر تھے لیکن طبیعت پر روحانی رجحانات کے غلبے کی وجہ سے حکومت اور اقتدار کو ٹھوکر مار کر اپنے آپ کو روحانی دنیا کے لئے وقف کر دیا۔ سید علی ہمدانی عام بچوں سے بالکل مختلف تھے۔ انہوں نے کبھی کھیل کود کی طرف توجہ نہیں دی اور سات سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا۔ آپ نے زندگی میں بہت سے اساتذہ اور مشائخ سے کسب فیض کیا جن میں، شیخ محمود مزدقانی،

شیخ علی دوستی، شیخ محمد بن محمد اذکانی، شیخ نظام الدین یحیٰ خراسانی اور شیخ ابوسعید حبشی قابل ذکر ہیں۔

سیروسیاحت:

روحانی مقامات کے حصول کے لئے عرفاء میں سیر وسفر کو بہت اہمیت حاصل ہے۔اس کی وجہ بالکل ظاہر ہے۔دوران سفر انسان کسی چیز سے دل نہیں لگاتا، اسے معلوم ہوتا ہے کہ دوران سفر وہ جو کچھ بھی دیکھتا ہے اور جہاں بھی ہوتا ہے وہ عارضی اور زودگزر ہوتا ہے۔دوران سیر وسفر سالک پر یہ بات بخوبی منکشف ہوجاتی ہے کہ اس دنیا میں بھی وہ ایک مسافر ہے جس کی منزل قرب الٰہی اور فنافی اللہ ہے۔لہٰذا سفر کے دوران سالک کو اپنا دل غیر اللہ سے ہٹانے اور اللہ سے جوڑنے میں بہت مدد ملتی ہے۔سیر وسفر کے دوران انہیں دین کی نشر واشاعت کا بھی موقع ملتا ہے اور مختلف معاشروں میں رہنے والے انسانوں کی نفسیات سے بھی آگاہی حاصل ہوتی ہے جو ایک مبلغ اور واعظ کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ آپ کو صوفیا اور عرفاء کے حالات زندگی میں سیر وسیاحت کا تذکرہ عموماً ملتا ہے۔

صوفیا اور عرفاء کی اسی روش کی متابعت کرتے ہوئے سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے دوردراز کے سفر کئے۔اس دور میں سفر آج کی طرح آسان نہ تھے۔ سری لنکا میں وہ دوبار رتنا پورہ کے نزدیک ایک پہاڑ کی اس اونچی چوٹی پر گئے جو Adam's Peak کے نام سے معروف ہے۔حالانکہ آج کل بھی جب کہ اس چوٹی پر جانے والے سیاحوں کی سہولت کے لئے سیڑھیاں بھی بنادی گئی ہیں اور راستے میں جگہ جگہ آرام گاہیں بھی بنی ہوئی ہیں، اس چوٹی پر جانا اچھا خاصا مشکل کام ہے۔اس چوٹی کے بارے میں مشہور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جنت سے اتارا تو وہ اس چوٹی پر اترے تھے۔

انہوں نے تین بار دنیا کا سفر کیا۔وہ فرماتے ہیں کہ پہلی بار میں نے شہر شہر کا سفر کیا، دوسری مرتبہ گاؤں گاؤں کا سفر کیا اور تیسری بار گھر گھر کا سفر کیا۔البتہ مورخین اور شارحین کا کہنا ہے کہ اس دور میں جب پوری دنیا کے سفر کی بات ہوتی تھی تو اس سے مراد تمام اسلامی ممالک، روم، ہندوستان اور چین ہوتے تھے۔سید علی ہمدانی سیر وسیاحت کے بعد بیس سال ہمدان میں رہے لیکن اس دور کی تفصیلات معلوم نہیں ہیں۔محققین کا کہنا ہے کہ یہ دور ایران میں بدترین بے امنی کا دور تھا اور قرین قیاس یہ ہے کہ سید علی ہمدانی نے اس دور میں خانہ نشینی کی زندگی اختیار کی اور تالیف وتصنیف میں مشغول رہے۔

ختلان میں آمد:

اسی بے امنی کے دور میں سید علی ہمدانی نے ہمدان کو خیر باد کہا اور ختلان میں آبسے۔ختلان موجودہ تاجکستان کا ایک صوبہ ہے۔یہاں انہوں نے ایک گاؤں خرید کر اسے فی سبیل اللہ وقف کردیا اور ایک خانقاہ اور مدرسہ تعمیر کیا۔یہاں انہوں نے اپنی مدفن کی جگہ بھی خود مخصوص اور معین کردی تھی۔

مشکلات کا سامنا:

ختلان اور اردگرد کے شہروں میں سید علی ہمدانی کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ غافلین اور منکرین کو بغیر کسی لگی لپٹی کے وعظ ونصیحت فرماتے تھے جس کے جواب میں ان کی طرف سے تلخیوں اور ناگواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔آپ اپنے شاگردوں اور مریدوں کو نصیحت فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کو ہمہ وقت مدنظر رکھیں کہ بہترین جہاد جابر حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔جب حاکم وقت سلطان غیاث الدین نے ان کو کلمہ حق کہنے سے باز رکھنے کی کوشش کی تو آپ نے اسے ایک خط لکھا جس میں آپ نے فرمایا: ''اگر ساری زمین میں آگ لگ جائے اور آسمان سے تلواروں کی بارش ہو پھر بھی میں فانی مصلحتوں کے پیش نظر حق پر پردہ نہیں ڈالوں گا اور دنیا کے بدلے دین کا سودا نہیں

کروں گا''۔ جب سلطان غیاث الدین کے حمایت یافتہ شر پسندوں کی طرف سے ان کے لئے بہت زیادہ مشکلات پیدا کر دی گئیں تو آپ نے ایک اور خط میں سلطان کو لکھا: ''اگر آپ کی خواہش ہے کہ اس شہر کے لوگ میرے ساتھ وہ سلوک کریں جو یزید نے امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا تو ہمارے لئے اسے برداشت کرنا آسان ہے اس لئے کہ ہم اپنے اوپر ہونے والے اس ظلم و جور کو اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں''

تبلیغ دین اور امر بالمعروف اور نہی از منکر میں اپنے مریدوں اور شاگردوں کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ یہ حدیث نبوی اکثر بیان فرمایا کرتے تھے: سَیَاتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ جِیْفَۃُ الْحِمَارِ اَحَبُّ اِلَیْھِمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ یَامُرُھُم بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَاھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

''عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے جب گدھے کی بدبودار لاش ان کی نظر میں اس مومن سے بہتر ہوگی جو انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہوگا''

امیر تیمور کی عداوت:

ظالم حکمران ہر دور میں اہل حق سے خوف زدہ رہے ہیں۔ اسی لئے امیر تیمور، جسے تیمور لنگ بھی کہا جاتا ہے، میر سید علی ہمدانی سے عداوت رکھتا تھا اور انہیں اذیت دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا۔ اس بارے میں کئی واقعات صفحاتِ تاریخ میں مرقوم ہیں۔ ایک بار امیر تیمور نے سید علی ہمدانی کو ملاقات کے لئے بلایا۔ تیمور جانتا تھا کہ سید علی ہمدانی کبھی قبلہ کی طرف پشت کر کے نہیں بیٹھتے۔ اس نے ملاقات کی مجلس کا انتظام اس طرح سے کیا کہ خود قبلہ رو ہو کر بیٹھ گیا۔ جب سید علی ہمدانی اسے ملنے کے لئے تشریف لے گئے تو اس کے سامنے بیٹھنے کی وجہ سے آپ کی پشت قبلہ کی طرف ہو گئی۔ تیمور نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کبھی قبلہ کی طرف پشت نہیں کرتے، کیا وجہ ہے کہ آج آپ کی پشت قبلہ کی طرف ہے؟ سید علی ہمدانی نے فوراً جواب دیا کہ جس کا رخ تم جیسوں کی طرف ہو بے شک اس کی پشت قبلہ کی طرف ہی ہوگی۔ اس کے بعد تیمور نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ حکومت حاصل کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ''مجھے دونوں جہانوں میں سے کسی کی طلب نہیں ہے۔ دنیا کی ساری دولت میرے سامنے پیش کی گئی مگر میں نے اسے ٹھکرا دیا، میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا طالب ہوں۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے تو ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک لنگڑا کتا آیا اور اسے لے گیا۔ الدُّنیا جیفۃ و طالبھا کلاب'' دنیا ایک مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں''۔ ہم نے اپنا رخ آخرت کی طرف کر لیا ہے اور ہمیں دنیا کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مطمئن رہو۔ اس پر تیمور مطمئن ہو گیا اور کہنے لگا کہ آپ بے جھجک جہاں چاہیں مملکت میں رہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ کشمیر جا کر اسلام کی تبلیغ کروں، شاید وہاں کے لوگ مشرف بہ اسلام ہو جائیں۔''

کشمیر میں آمد:

ایک روایت یہ بھی ہے کہ میر سید علی ہمدانی کے اس دوٹوک اور تحقیر آمیز جواب پر تیمور سیخ پا ہو گیا اور اس نے آپ کو حدود سلطنت سے نکل جانے کا حکم دیا۔ مختصر یہ کہ سید علی ہمدانی کشمیر میں تبلیغ کے لئے جانے کے شدید خواہش مند تھے اور مذکورہ بالا روایت کے مطابق انہیں اللہ کی طرف سے اس کا حکم تھا مگر ظاہری طور پر امیر تیمور کی ظالمانہ پالیسیوں کی وجہ سے آپ اپنے وطن سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا اکمل الدین بدخشی کشمیری نے سید علی ہمدانی کے حالات زندگی کو نظم بند کرتے ہوئے کہا:

گر نہ تیمور شور و شر کردی   کی امیر این طرف گذر کردی

اگر تیمور کا شور و شر نہ ہوتا تو امیر (سید علی ہمدانی) کب اس طرف تشریف لاتے۔

کشمیر کے علاوہ آپ لداخ، بلتستان اور شمالی علاقہ جات میں بھی تشریف لے گئے۔ان علاقوں میں بھی اسلام کی فصل آپ کے دست مبارک سے کاشت ہوئی۔ان علاقوں کے باشندے آج بھی میر سید علی ہمدانی کے عقیدت مند ہیں۔چین میں اسلام کی اشاعت بھی بہت حد تک سید علی ہمدانی کے کشمیر میں قیام کے ثمرات میں سے ہے۔بعض تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ آپ چین بھی تشریف لے گئے۔

تالیفات:

میر سید علی ہمدانی کی شخصیت بہت جامع شخصیت تھی۔دیگر کمالات کے ساتھ قدرت نے آپ کو لکھنے کی حیرت انگیز صلاحیت بھی بہت فیاضی کے ساتھ عطا کی تھی۔آپ کی تالیفات کی تعداد 150 سے زیادہ ہے جن میں سے بعض نایاب ہیں اور ان کے نسخے دنیا کے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔آپ کی چند تالیفات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ذخیرۃ الملوک: یہ کتاب میر سید علی ہمدانی کی تالیفات میں سب سے اہم اور قابل ذکر ہے۔ اس کتاب کا موضوع علم الاخلاق اور سیاست ہے۔یہ کتاب یقیناً عوام اور حکمرانوں، دونوں کے لئے ایک مرشد اور رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کتاب میں ایک مسلمان کی خواہ وہ عام آدمی ہو یا حکمران،شرعی،قانونی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو بہت اچھی طرح بیان فرمایا ہے۔اس کتاب کا اردو سمیت کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

3۔مرآۃ التائبین: یہ رسالہ آپ نے بلخ کے حاکم سلطان بہرام شاہ کی درخواست پر لکھا۔اس رسالہ میں آپ فرماتے ہیں گناہ کا ارتکاب انسانی فطرت سے بعید نہیں ہے اور بہت کم خوش نصیب ایسے ہوتے ہیں جو گناہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔لیکن انسان کو چاہئے کہ توبہ کے ذریعے اپنے آپ کو گناہوں کی آلائش سے پاک کرتا رہے۔اس رسالہ میں آپ نے توبہ کی حقیقت اور شرائط کا ذکر فرمایا ہے۔

3۔مشارب الاذواق: یہ کتاب شیخ الفارض المصری کے قصیدہ میمیہ خمریہ کی تشریح پر مشتمل ہے۔اصل قصیدہ کے بیالیس اشعار ہیں جبکہ اس رسالہ میں میر سید علی ہمدانی نے چونتیس اشعار کی تشریح کی ہے۔

4۔اوراد فتحیہ: جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب اوراد و اذکار الٰہی پر مشتمل ہے۔میر سید علی ہمدانی فرماتے ہیں کہ سیر و سیاحت کے دوران میری ایک ہزار چار سو اولیاء سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان میں سے ہر ایک سے ورد حاصل کیا اور ان سب کو اورادفتحیہ کی صورت میں جمع کر دیا۔کشمیر، بلتستان،چین کے مسلم اکثریتی صوبے سنکیانگ اور بعض دیگر علاقوں میں نماز فجر کے بعد اورادفتحیہ کی اجتماعی تلاوت اب بھی مرسوم ہے۔

5۔سیر الطالبین: یہ کتابچہ سیر و سلوک اور تزکیہ نفس کے بارے میں ہے۔یہ رسالہ میر سید علی ہمدانی کے ایک ارادتمند برہان بن عبدالصمد نے آپ کی مختلف تحریروں سے جمع کر کے ترتیب دیا۔

6۔رسالہ ذکریہ: یہ رسالہ ذکر الٰہی کے فضائل،شرائط،آداب اور کیفیت کے بارے میں ہے۔

7۔رسالہ موچلکہ: یہ رسالہ بھی آپ نے اپنے ایک مرید کی درخواست پر تحریر فرمایا۔

8۔دہ قاعدہ: یہ رسالہ سلسلہ کبرویہ کے بزرگ شیخ نجم الدین کبری کے عربی رسالہ اصول عشرہ کا سلیس ترجمہ ہے جس میں فارسی اشعار کے اضافے نے اسے اور بھی خوبصورت اور پر اثر بنا دیا ہے۔اس رسالہ میں جن دس اصول یا قواعد کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں: توبہ،زہد،توکل،قناعت،عزلت،ذکر،توجہ، صبر،مراقبہ اور رضا۔

9۔چہل مقام صوفیہ: اس رسالہ میں ان مقامات کا ذکر کیا گیا ہے جن سے سالک کو قرب الٰہی کی منزل تک پہنچنے کے لئے گزرنا ہوتا ہے۔

10۔اصطلاحات صوفیہ: اس رسالہ میں اہل تصوف کی تین سو اصطلاحات کی تشریح کی گئی ہے۔

11۔حقیقت ایمان:اس رسالہ میں اہل تصوف وعرفان کے نکتہ نظر سے ایمان اور ایمانی درجات کی تشریح کی گئی ہے۔

12۔حل الفصوص:اس رسالہ میں محی الدین ابن عربی کی کتاب فصوص الحکم کے مطالب کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

13۔آداب المریدین: یہ رسالہ شیخ نجم الدین کبری کے رسالہ آداب المریدین کا خلاصہ ہے۔اس میں سالکین اور مریدین کے لئے ضروری آداب کی وضاحت کی گئی ہے۔اس رسالہ کے سات باب ہیں:(1) آداب لباس (2) آداب نشست وبرخاست (3) آداب خانقاہ (4) آداب طعام (5) آداب دعوت (6) آداب سماع (7) آداب سفر۔

14۔فتوت نامہ:فتوت کو تصوف میں انتہائی اہمیت حاصل ہے۔اس رسالہ میں میر سید علی ہمدانی نے فتوت کے معنی ،آداب اور اہل فتوت کی خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے۔

15۔معاش السالکین:میر سید علی ہمدانی اس بات کے سخت خلاف تھے کہ ان کے مرید لوگوں کے دیئے ہوئے ہدایا اور نذر و نیاز پر گزر بسر کریں۔وہ اپنے مریدوں کو رزق حلال کمانے اور کھانے کی ترغیب دیتے تھے۔یہ رسالہ اسی بارے میں آپ کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔

16۔شرح الاسماء الحسنیٰ:عربی میں تالیف شدہ اس رسالہ میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے معانی اور ان کے ذکر اور برکات کی تشریح کی گئی ہے۔

17۔المودۃ فی القربیٰ:اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت علیہم السلام کے مناقب بیان کئے گئے ہیں۔

18۔مکتوبات امیریہ: یہ رسالہ آپ کے بائیس مکتوبات کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف اوقات میں مختلف حکمرانوں اور امراء کو لکھے۔

19۔اربعین فی فضائل امیر المومنین:اس رسالہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس احادیث بیان کی گئی ہیں۔یہ سب احادیث حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہیں جن کا سلسلہ سند ہر امام معصوم سے ہوتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جا پہنچتا ہے۔

20۔السبعین فی فضائل امیر المومنین: یہ وہی کتاب ہے جس کا ترجمہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

آپ کی شاعری:

ایک ہمہ جہت عالم ،استاد، مربی اور مولف ہونے کے ساتھ ساتھ میر سید علی ہمدانی ایک صاحب طرز شاعر بھی تھے۔آپ نے اشعار کے ذریعے عرفان وتصوف اور تزکیہ نفس کے مطالب کو بہت احسن انداز میں بیان فرمایا ہے۔آپ کے اشعار کا مجموعہ ''چہل اسرار'' اور ''گلشن اسرار'' کے نام سے معروف ہے جو اکتالیس غزلوں اور نو رباعیات پر مشتمل ہے۔

آپ کی دو رباعیات بطور نمونہ یہاں درج کی جاتی ہیں:

پرسید عزیزی کہ علی اہل کجائی گفتم بولایت علی کز ہمدانم

نے زان ہمدانم کہ ندانند علی را من زان ہمدانم کہ علی را ہمدانم

(اس رباعی میں ہمدان کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوا ہے: ہمدان شہر اور ہمدان بمعنی عالم جو اصل میں ''ہمہ دان'' ہے جس کے معنی ہیں سب کچھ جاننے والا)

ترجمہ: میرے ایک عزیز نے مجھ سے پوچھا کہ علی !تم کہاں کے رہنے والے ہو

میں نے کہا کہ ولایتِ علی (علیہ السلام) کی قسم میں ہمدان سے ہوں۔

لیکن میں ان ہمدان (یعنی علماء) میں سے نہیں ہوں جو علی (علیہ السلام) کی معرفت نہیں رکھتے

بلکہ میں اس لئے ہمدان (عالم) ہوں کہ علی (علیہ السلام) کو ہی سب کچھ سمجھتا ہوں۔

گر مہر علی وآل بتولت نبود امید شفاعت ز رسولت نبود

گر طاعت حق جملہ بر آوری تو بی مہر علی ہیچ قبولت نبود

ترجمہ: اگر علی (علیہ السلام) اور آلِ بتول (سلام اللہ علیہا) کی محبت تیرے دل میں نہ ہو

تو تیرے حق میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شفاعت کی کوئی امید نہیں

اگر تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت مکمل طور پر انجام دے دے

تو علی (علیہ السلام) کی محبت کے بغیر کچھ بھی قبول نہ ہوگا

ان اشعار سے میر سید علی ہمدانی کے عشق اہل بیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

آپ کا سفر آخرت:

میر سید علی ہمدانی ؒ کی وفات 19 جنوری 1385 عیسوی بمطابق 6 ذی الحجہ 786 ہجری واقع ہوئی۔ اس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ آپ کشمیر سے ترکستان کے سفر پر روانہ تھے کہ پاکستان اور افغانستان کے سرحدی علاقے کنہڑ پہنچے تو وہاں کے حاکم سلطان محمد خان نے آپ کا استقبال کیا اور آپ سے درخواست کی کہ چند روز یہاں تشریف رکھیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمائیں۔ آپ نے سلطان کی درخواست قبول کر لی اور کنہڑ کے مرکز پاخلی میں تشریف فرما ہو گئے۔ اسی دوران آپ بیمار ہو گئے۔ بیماری نے شدت اختیار کی تو آپ نے اپنے ہمراہان کو تقویٰ، تزکیہ نفس، عبادت اور ذکر و شکر الٰہی کی وصیت کی۔ بعد ازآن آپ اپنے روز کے معمول کے مطابق ایک ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم کے وظیفہ میں مشغول ہو گئے۔ جیسے ہی آپ کا وظیفہ تمام ہوا آپ نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

پاخلی کے سلطان کی خواہش تھی کہ آپ کو پاخلی میں دفن کیا جائے۔ آپ کے کشمیری مریدین کی خواہش تھی کہ آپ کے جسد اطہر کو کشمیر لے جا کر دفن کیا جائے جبکہ ختلان سے تعلق رکھنے والے آپ کے مریدین کی خواہش تھی کہ آپ کو ختلان دفن کیا جائے۔ اس مسئلہ پر ان گروہوں میں اختلاف بڑھا تو آپ کے ایک مرید قوام الدین بدخشی جو یہ سارا ماجرا خاموشی سے دیکھ رہے تھے اپنی جگہ سے اٹھے اور بولے کہ جو سید کے جنازے کو اٹھا لیں وہ جہاں چاہیں لے جا کر دفن کر دیں۔ ان کی یہ بات سن کر سب دم بخود رہ گئے۔ اس کے بعد کشمیر اور پاخلی کے مریدوں نے بار بار کوشش کی لیکن وہ میر سید علی ہمدانی کے جسد اطہر کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکے۔ اس کے بعد قوام الدین بدخشی نے کہا اب ہماری باری ہے۔ انہوں نے اکیلے میر سید علی ہمدانی کے جنازہ کو اٹھا لیا۔ آپ کے تمام مرید اس پر حیران رہ گئے اور آپ کے جسد اطہر کو لے کر ختلان چل دیئے۔ البتہ پاخلی میں جہاں آپ کا انتقال ہوا اور آپ کو غسل کفن دیا گیا وہاں آپ کی یادگار آج بھی موجود ہے۔

جب میر سید علی ہمدانی کے جسد اطہر کو ختلان لے جایا جا رہا تھا تو راستے میں ایک سفید بادل پہنچا جو اس سفر کے دوران مسلسل آپ کے جنازہ پر سایہ فگن رہا۔ کچھ خوبصورت پرندے بھی غیر معمولی طور پر آپ کے جنازے کے ساتھ مصروف پرواز رہے۔ ساڑھے پانچ ماہ کی مسافت کے بعد جون کے مہینے میں آپ کا جسد اطہر ختلان پہنچا اور نہ صرف یہ کہ آپ کے جسد خاکی میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی بلکہ اس میں سے مسلسل خوشبو آ رہی تھی۔

آپ کوکولاب کے مقام پر دفن کیا گیا۔کولاب تاجکستان کے دارالحکومت دوشنبہ سے 240 کلومیٹر شمال کی جانب صوبہ ختلان کا دارالحکومت ہے۔آپ کا مزار آج بھی مرجع خلائق ہے جہاں دور دراز سے لوگ اظہار عقیدت کے لئے آتے ہیں۔آپ کے مزار کے احاطے میں آپ کی اہلیہ محترمہ ،آپ کے بڑے صاحبزادے سید محمد ہمدانی، آپ کی صاحبزادی اور ان کے بچے بھی مدفون ہیں۔

ڈاکٹر سیدہ کنیز زینب عابدی (ہمدانی)

منگل۔13 رجب 1430 ہجری

7 جولائی 2009

لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مَیَامِنَ آثَارِ السَّیَادَةِ اِلٰی سَمَاءِ السَّعَادَةِ اَعْلٰی وَ سِیْلَةً وَرَفَعَ لِوَاءَ الشَّرَفِ فِیْ جَنَابِ عِزِّ مَنِ اصْطَفَاهُ بِنِسَبِ الْمُصْطَفٰی فَضِیْلَةً وَ صَعَدَ بِمَنْ سَعَدَ بِهٖ اِلَی مَصْعَدِ الطَّهَارَةِ الْعُظْمٰی وَ خَصَّهٗ مِنْ فُیُوْضِ عُیُوْنِ الْکَرَامَةِ بِالْمَشْرَبِ الْاَصْفٰی وَ الْکَاسِ الْاَوْفٰی، شَرَفٌ یَقْصُرُ عَنْ اِدْرَاکِ جَنَابِ عِزِّهٖ سَعْیُ الطَّالِبِ اِلَّا طَالِبِیًّا وَ یَعْجُزُ عَنْ اِقْتِفَاءِ اَثَرِهَا الْعَاقِبِ اِلَّا عَاقِبِیًّا وَ لَا یَسْمُوْا اِلٰی عُلُوِّ مَنْصَبِهٖ اِلَّا مَنْ رَفَعَهُ الْعِنَایَةُ الْاَزَلِیَّةُ فِیْ ذَالِکَ الْاِقْبَالِ مَکَانًا عَلِیًّا ـ فَمَا ظَنُّکَ بِاَصْلٍ رَفَعَ یَدَ فَرْعِهٖ عَلٰی بَابِ بَیْتِ الشَّرَفِ مِنَ الْعِزِّ عَلَمًا وَ اَجْرٰی عَلٰی صَفَحَاتِ اَوْرَاقِ فَضْلِهٖ فِیْ دَفَاتِرِ الْمَفَاخِرِ قَلَمًا وَ هُوَ الْاِمَامُ الْبَاصِرُ وَ الْبَحْرُ الزَّاخِرُ وَ السَّیْفُ الْبَاتِرُ وَ الْبَدْرُ الزَّاهِرُ قَائِدُ الْبَرَرَةِ وَ قَاتِلُ الْفَجَرَةِ قَسِیْمُ النَّارِ وَ الْجَنَّةِ اِمَامُ الْاَخْیَارِ صَاحِبُ الْمَنَاقِبِ وَ الْمَنَاصِبِ اَلْمُرْتَضٰی عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ ـ وَ لَمَّا وَرَدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ سَرَّ سِرِّیْ بِبَشَارَتِهٖ وَ حَمَلَتْنِیْ اِشَارَتُهٗ عَلٰی اَنْ جَمَعْتُ سَبْعِیْنَ حَدِیْثًا مِمَّا وَرَدَ فِیْ فَضَائِلِهٖ وَ مَنَاقِبِهٖ وَ فَضَائِلِ اَهْلِ الْبَیْتِ تَرْغِیْبًا لِمُحِبِّیْهِ وَ تَرْغِیْمًا لِمُبْغِضِیْهِ وَ اَرْدَفْتُ کُلَّ حَدِیْثٍ بِلَطِیْفَةٍ مِنْ لَطَائِفِ دُرَرِ کَلَامِهٖ وَ جَوَاهِرِ اَلْفَاظِهِ الَّتِیْ اَخْرَجَهَا الْغَوَّاصُوْنَ مِنْ قَعْرِ بَحْرِ عِلْمِهٖ وَ لَوَامِعِ اَنْوَارِ حِکَمِهِ الَّتِیْ اقْتَبَسَهَا الْمُحَقِّقُوْنَ مِنْ مِشْکَاةِ وَ لَایَتِهٖ وَ سَمَّیْتُهٗ کِتَابَ السَّبْعِیْنَ فِیْ فَضَائِلِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُسْتَوْفِقًا مِنَ اللّٰهِ وَ مُسْتَعِیْنًا بِهٖ اِنَّهٗ خَیْرُ مُوَفِّقٍ وَ مُعِیْنٍ ـ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے آسمان سعادت کی طرف رہنمائی کرنے والے پر برکت آثار کو اعلیٰ ترین وسیلہ قرار دیا اور اس کی فضیلت اور شرف کے پرچم کو بلند کر دیا جسے اس نے حضرت محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نسبت سے چن لیا اور ان کے وسیلے سے سعادتمند ہونے والے کو طہارت عظمیٰ کی بلندیوں پر فائز کر دیا اور اسے اپنے کرم کے سرچشموں سے صاف ترین گھاٹ اور لبریز جام سے سیراب کر دیا۔ یہ ایک ایسا شرف ہے جس کا ادراک کرنے سے ہر طالب کی کوشش عاجز ہے سوائے طالبی کے اور اس کے نقش پر چلنے سے ہر پیروکار عاجز ہے سوائے عاقبی کے۔ (طالب اور عاقب حضور کے القاب ہیں، اس طرح طالبی اور عاقبی سے مراد محمدی ہے) اور ان کے منصب کی بلندی تک وہی پہنچ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی عنایت ازلی نے بلند اقبال کیا ہو۔ پس تمہاری سوچ کی کیا مجال کہ اس اصل کی عظمت کو جان سکے جس نے اپنی فرع کا ہاتھ بلند کر کے شرف کے گھر میں اس کی عزت کا پرچم بلند کر دیا اور اس کے دفتر افتخار و فضائل کے صفحات پر فضائل کی تحریر لکھی اور وہ ہیں امام بابصیرت، علم و حکمت و فضیلت کے وسیع سمندر، دشمنانِ حق کا قلع قمع کرنے والی شمشیر، بدرِ روشن، قائد ابرار، قاتلِ فجار، قسیم جنت و نار، نیکوکاروں کے امام، مناقب و مناصب کے مالک علی مرتضیٰ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ذکرِ علی عبادت ہے، لہٰذا اس حدیث کی بشارت سے میرے باطن میں ایک مسرت پیدا ہوئی اور اس نے مجھے آمادہ کیا کہ میں نے ان کے فضائل میں وارد احادیث میں سے ستر احادیث کو جمع کیا تا کہ ان کے محبوں کی رغبت اور ان سے بغض رکھنے والوں کے لئے سر شکستگی کا سبب ہو۔ نیز میں نے ہر حدیث کے بعد آپ کے لطیف اور گہر بار نورانی ارشادات میں سے ایک لطیف نورانی ارشاد بھی نقل کر دیا، جنہیں آپ کے علم کے سمندر میں غوطہ خوری کرنے والوں نے نکالا اور آپ کے علم کے نور سے فیض پانے والوں نے آپ کی ولایت کی شمع فروزاں سے حاصل کیا۔ یہ سب اللہ کی توفیق اور مدد سے ہوا، وہی بہترین توفیق دینے والا اور بہترین مددگار ہے۔

1 ـ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ : عُنْوَانُ صَحِیْفَةِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

انس بن مالکؓ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ : مومن کے نامہ اعمال کا عنوان حب علی ابن ابی طالب ہے۔

قَالَ علِی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اَلطَّرِیْقُ مَسْدُوْدٌ عَلَی الْخَلْقِ بِخَمْسَۃِ خِصَالٍ:

اَلْقَنَاعَۃُ بِالْجَھْلِ وَالْحِرْصُ عَلَی الدُّنْیَا وَالشُّحّ بِالْفَضْلِ والرِّیَاءُ بِالْعَمَلِ وَ الْاِعْجَابُ بِالرَّای۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: پانچ خصلتوں کی وجہ سے (فلاح وسعادت کا) راستہ لوگوں پر بند ہے:

(1) جہالت پر قناعت کرنا (2) دنیا کے بارے میں حریص ہونا (3) ضرورت سے زائد مال کے بارے میں بخل سے کام لینا

(4) عمل میں ریاکاری کرنا (5) اپنی رائے پر خود پسندی کا شکار رہنا۔

2. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ یُبَاھِیْ بِعَلِیْ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حَتّٰی یَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ ھَنِیْاً لَکَ یَا عَلِیُّ۔

جابر بن عبداللہ انصاری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ تعالیٰ ہر روز فرشتوں کے سامنے علی ابن ابی طالب پر فخر کرتا ہے یہاں تک کہ وہ فرماتا ہے: مبارک ہو مبارک ہو تمہیں اے علی ابن ابی طالب۔

قَالَ عَلِیْ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اَصْعَبُ الْاَعْمَالِ اَرْبَعَۃٌ:

اَلْعَفْوُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْجُوْدُ مِنَ الْیَسِیْرِ، وَالْعِفَّۃُ فِی الْخَلْوَۃِ وَقَوْلُ الْحَقِّ عِنْدَ مَنْ تَخَافُہُ اَوْ تَرْجُوْہُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: چار کام سب سے مشکل ہیں:

(1) غصے کی حالت میں معاف کرنا (2) تھوڑے مال میں سے سخاوت کرنا (3) خلوت میں پاکدامن رہنا

(4) جس شخص سے خوف یا لالچ ہو اس کے سامنے حق بات کہنا۔

3۔ عَنْ اَنَسْ بِنْ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْنَا لِسَلْمَانَ سَلِ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ وَصِیُّہٗ؟ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ:

یَا سَلْمَانُ وَصِیِّ وَ وَارِثِیْ وَ مُقْضِیْ دَیْنِیْ وَ مَنْجِزُ وَعْدِیْ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ۔

انس بن مالک: ہم نے سلمان فارسی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو کہ آپ کا وصی کون ہے؟

سلمان نے آنحضرت سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! میرا وصی، میرا وارث، میرا قرضہ ادا کرنے والا اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا علی ابن ابی طالب ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: قَارِنْ اَھْلَ الْخَیْرِ تَکُنْ مِّنْھُمْ وَ بَایِنْ اَھْلَ الشَّرِ تَبِنْ عَنْھُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: اہل خیر کے قریب رہو انہیں میں سے ہو جاؤ گے اور اہل شر سے الگ رہو تو ان سے جدا ہو جاؤ گے۔

4۔ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ:

لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَداً رَجُلاً یُّحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ لَا یَرْجِعُ حَتّٰی یَفْتَحَ عَلَیْہِ۔

سہل بن ساعد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں علم اس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ فتح کے بغیر واپس نہیں لوٹے گا۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: مَالَکَ مِنْ دُنْیَاکَ اِلَّا مَا اَصْلَحْتَ بِہٖ مَثْوَاکَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: دنیا میں سے تمہارا حصہ صرف وہی ہے جس سے تم اپنی آخرت سنوار لو۔

5۔عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ:

مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَّتَحَدَّثُوْنَ بَیْنَھُمْ فَاِذَا رَاَوُا الرَّجُلَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ قَطَعُوْا حَدِیْثَھُمْ

وَ اللہ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ الرَّجُلِ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّھُمْ لِلّٰہِ وَ لِقَرَابَتِھِمْ مِنِّی۔

عباس ابن عبد المطلب: رسول اللہ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں اور جب میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو دیکھتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ اللہ کی قسم! کسی کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی خاطر اور میری قرابت کی خاطر ان سے محبت نہ کرے۔

قَالَ کَرَّمَ اللہ وَجْھَہٗ: لَا یَکُوْنَنَّ اَخُوْکَ عَلَی الْاِسَائَۃِ اَقْوٰی مِنْکَ عَلَی الْاِحْسَانِ،

فَاِنَّہٗ یَسْعٰی فِی مَضَرَّتِہٖ وَ نَفْعِکَ، وَ لَیْسَ جَزَاءُ مَنْ سَرَّکَ اَنْ تَسُوْئَہٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: تمہارا بھائی برائی میں اتنا قوی نہ ہو جائے کہ نیکی میں تمہاری قوت سے آگے بڑھ جائے۔ وہ اپنے نقصان اور تمہارے فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے اور جو شخص تمہیں خوش کرے اس کا صلہ یہ نہیں ہے کہ تم اس سے بدی کرو۔

6۔عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِیٍّ علیہ السلام: یَا عَلِیُّ اِنَّ اللہ تعالٰی زَیَّنَکَ بِزِیْنَۃٍ لَمْ یُزَیِّنِ الْخَلَائِقَ بِزِیْنَۃٍ ھِیَ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْھَا: اَلزُّھْدُ فِی الدُّنْیَا وَ جَعَلَکَ لَا تَنَالُ مِنَ الدُّنْیَا وَ لَا تَنَالُ الدُّنْیَا مِنْکَ شَیْئًا وَ وَھَبَ لَکَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنَ فَرَضُوْا بِکَ اِمَامًا وَّ رَضِیْتَ بِھِمْ اَتْبَاعًا۔

حضرت عمار یاسرؓ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے کہ مخلوق میں سے کسی کو ایسی زینت سے آراستہ نہیں کیا جو اللہ کو اس سے زیادہ پسند ہو اور وہ ہیں دنیا میں زہد، اور یہ کہ اس نے تمہیں ایسا بنایا کہ تم دنیا سے کچھ نہیں لیتے اور نہ ہی وہ تم سے کچھ لیتی ہے۔ اس نے تمہیں مساکین کا امام بنایا، وہ اس بات پر راضی ہیں کہ تم ان کے امام ہو اور تم اس بات پر راضی ہو کہ وہ تمہارے پیروکار رہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللہ وَجْھَہٗ: مَنْ اٰمَنَ الزَّمَانَ خَانَہٗ وَ مَنْ اَعْظَمَہٗ اَھَانَہٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جو زمانے کا اعتبار کرتا ہے زمانہ اس سے خیانت کرتا ہے اور جو زمانے کی تعظیم کرتا ہے زمانہ اسے ذلیل کر دیتا ہے۔

7۔عَنْ عَبْدِ اللہ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ لِفَاطِمَۃَ:

یَا فَاطِمَۃُ اَمَا تَرْضِیْنَ اَنَّ اللہ عَزَّ وَ جَلَّ اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَاخْتَارَ اَبَاکِ وَ زَوْجَکِ

عبد اللہ بن عامرؓ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ نے زمین پر نظر کی اور تمہارے والد اور شوہر کو چن لیا۔

قَالَ کَرَّمَ اللہ وَجْھَہٗ: وُضِعَتِ الْکَرَامَۃُ فِی التَّقْوٰی وَ الرِّفْعَۃُ فِی التَّوَاضُعِ وَ الْمُرُوَّۃُ فِی الصِّدْقِ

وَ النَّصْرُ فِی الصَّبْرِ وَ الْغِنٰی فِی الْقَنَاعَۃِ وَ الرَّاحَۃُ فِی الزُّھْدِ وَ الْعَافِیَۃُ فِی الصُّمْتِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: عزت تقویٰ میں، بلندی تواضع میں، جوانمردی سچائی میں، تونگری قناعت میں،

راحت زہد میں اور عافیت خاموشی میں رکھ دی گئی ہے۔

8۔عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ: لِکُلِّ نَبِیٍّ وَصِیٌّ وَ وَارِثٌ وَ اَنَّ عَلِیًّا وَصِیِّیْ وَ وَارِثِیْ۔

بریدہؓ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے اور میرا وصی اور وارث علی ہے۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: صَدْرُ الْعَاقِلِ صَنْدُوْقُ سِرِّهٖ، وَالْبَشَاشَةُ حَبَالَةُ الْمَوَدَّةِ وَالْاِحْتِمَالُ قَبْرُ الْعُيُوْبِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: عقلمند کا سینہ اس کے رازوں کا صندوق ہوتا ہے، خندہ روئی محبت کو جذب کرتی ہے اور تحمل (برداشت) عیوب کا مقبرہ ہے۔

9۔عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ آذٰى عَلِيًّا فَقَدْ آذٰنِی، قَالَهَا ثَلَاثًا۔

سعد ابن ابی وقاص: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس نے علی کو ستایا اس نے مجھے ستایا۔ آپ نے یہ بات تین بار دہرائی۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: مَنْ رَضِیَ عَنْ نَفْسِهٖ كَثُرَ السَّاخِطُوْنَ عَلَيْهِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جو اپنے آپ سے راضی رہتا ہے اس پر ناراض ہونے والے بہت ہوتے ہیں۔

10۔عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمُبَاهَلَةِ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِیْ۔

عامر بن سعد ابن ابی وقاص: جب آیت مباہلہ (آل عمران: 61) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ حسن اور حسین (علیہم السلام) کو بلایا اور فرمایا: یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: اِذَا اَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلٰى اَحَدٍ اَعَارَتْهُ مَحَاسِنَ غَيْرِهٖ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ اَسْلَبَتْهُ مَحَاسِنَ نَفْسِهٖ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جب دنیا کسی پر مہربان ہوتی ہے تو دوسروں کی خوبیاں بھی اسے دے دیتی ہے
اور جب کسی سے منہ موڑتی ہے تو اس کی اپنی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

11۔عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا سُدُّوْا هٰذِهِ الْاَبْوَابَ كُلَّهَا اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ فَتَكَلَّمَ اُنَاسٌ فِیْ ذٰلِكَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِیٍّ، فَقَالَ فِيْهِ قَائِلُكُمْ فَوَاللهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ وَلٰكِنِّیْ اُمِرْتُ بِشَیْءٍ۔ وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلٰكِنَّ اللهَ سَدَّ اَبْوَابَكُمْ۔

زید ابن ارقم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کے دروازے کے سوا ان سب دروازوں کو بند کردو۔ اس پر لوگوں نے چہ می گوئیاں شروع کردیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور خطبہ ارشاد فرمایا: آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: مجھے علیؑ کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کرنے کا حکم دیا گیا جس پر تم لوگوں نے باتیں شروع کردیں۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنی مرضی سے کچھ بند کیا نہ کچھ کھولا، لیکن ایک کام تھا جس کے کرنے کا مجھے حکم دیا گیا۔ ابن عباس کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ نے تمہارے دروازوں کو بند کیا ہے۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: خَالِطُوا النَّاسَ مُخَالَطَةً اِنْ مِتُّمْ بَكَوْا عَلَيْكُمْ وَاِنْ غِبْتُمْ حَنُّوْا اِلَيْكُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: لوگوں سے اس طرح میل جول رکھو کہ اگر تم مرجاؤ تو وہ تم پر روئیں اور اگر تم ان سے دور ہوجاؤ تو وہ تمہاری جستجو کریں۔

12۔عَنْ اَبِیْ لَيْلٰى (اَبِیْ ذَر) اَلْغِفَارِیِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ فِتْنَةٌ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَالْزِمُوْا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاِنَّهُ الْفَارُوْقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ۔

ابوذر غفاری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میرے بعد فتنہ رونما ہوگا۔
اس وقت تم علی ابن ابی طالب کے ساتھ ہوجانا اس لئے کہ وہی حق اور باطل کا فرق واضح کرنے والے ہیں۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: اَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ اكْتِسَابِ الْاِخْوَانِ، وَاَعْجَزُ مِنْهُ مَنْ ضَيَّعَ مَنْ ظَفَرَ بِهٖ مِنْهُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: سب سے کمزور انسان وہ ہے جو دوست نہ بنا سکے اور اس سے بھی زیادہ کمزور وہ ہے جو دوست بنا لینے کے بعد اسے کھو دے۔

13۔عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ/اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ بِعْثَتَیْنِ، عَلٰی اَحَدِھِمَا عَلِیٌّ وَ عَلَی الآخِرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَ قَالَ :اِذَا الْتَقَیْتُمْ فَعَلِیٌّ عَلَی النَّاسِ اِمَامٌ وَ اِذَا افْتَرَقْتُمْ فَکُلٌّ عَلٰی جُنْدِہٖ، فَلَقِیْنَا بَنِیْ زُبَیْرٍ فَاقْتَتَلْنَا وَ ظَھَرْنَا عَلَیْھِمْ وَ سَبَیْنَا ھُمْ فَاصْطَفٰی عَلِیٌّ مِنَ السَّبَایَا وَاحِداً لِنَفْسِہٖ فَبَعَثَنِیْ خَالِدٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ حَتّٰی اُخْبِرَہٗ ذٰلِکَ فَلَمَّا اَتَیْتُ وَ اَخْبَرْتُہٗ فَقُلْتُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَلَّغْتُ مَا اُرْسِلْتُ بِہٖ؟ فَقَالَ: لَا تَقَعُوْا فِیْ عَلِیٍّ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْہُ وَ ھُوَ وَلِیٌّ وَ وَصِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ۔

ابو بریدہ یا ابو ہریرہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو لشکر روانہ فرمائے۔ایک کا قائد حضرت علیؑ کو اور دوسرے کا قائد خالد بن ولید کو بنایا اور فرمایا جب دونوں لشکر ایک ہو جائیں تو تمہارے امام علیؑ ہوں گے اور جب تم دونوں الگ الگ ہو تو تم میں سے ہر ایک اپنے لشکر کا قائد ہوگا۔ ہمارا بنی زبیر کے ساتھ مقابلہ ہوا جس میں ہم کامیاب ہو گئے اور انہیں قیدی بنا لیا۔حضرت علیؑ نے ایک قیدی کو اپنے لئے مخصوص کر لیا۔خالد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا تا کہ آپ کو اس بات کی خبر کروں۔ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں نے وہ پیغام پہنچا دیا جو مجھے دیا گیا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کے معاملے میں نہ پڑو، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، وہ میرے بعد ولی اور میرے وصی ہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: قُرِنَتِ الْھَیْبَۃُ بِالْخَیْبَۃِ، وَ الْحَیَاءُ بِالْحِرْمَانِ، وَ الْفُرْصَۃُ تَمُرُّ مَرَّ السِّحَابِ فَانْتَھِزُوْا فُرَصَ الْخَیْرِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: خوف ناکامی کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور شرمیلا پن محرومی کے ساتھ،

اور فرصت بادلوں کی طرح گزر جاتی ہے لہٰذا نیکی کی فرصتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے آمادہ رہو۔

14۔عَنْ دَاوُدِ بْنِ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ اَلصِّدِّیْقُوْنَ ثَلَاثَۃٌ:

حَبِیْبُ النَّجَّارُ مُؤْمِنُ آلِ یَاسِیْنَ، حِزْقِیْلُ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ وَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ وَ ھُوَ اَفْضَلُھُمْ۔

داوٗد بن ہلال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: صدیق تین ہیں: حبیب نجار جو آل یٰسین کے صدیق تھے،

حزقیل جو آل فرعون کے صدیق تھے اور علی ابن ابی طالب، اور یہ ان سب سے افضل ہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: مِنْ کَفَّارَاتِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِغَاثَۃُ الْمَلْھُوْفِ وَ التَّنْفِیْسُ عَنِ الْمَکْرُوْبِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: مظلوم کی مدد کرنا اور پریشان حال کی پریشانی کو دور کرنا بڑے گناہوں کے کفارے میں سے ہے۔

15۔عَنْ وَھَبِ بْنِ صَفِیٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم:

أَنَا اُقَاتِلُ عَلٰی تَنْزِیْلِ الْقُرْآنِ وَ عَلِیٌّ یُقَاتِلُ عَلٰی تَأْوِیْلِ الْقُرْآنِ۔

وہب بن صفی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں قرآن کی تنزیل پر جنگ کرتا ہوں اور علی قرآن کی تاویل پر جنگ کریں گے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اِذَا رَاَیْتَ رَبَّکَ سُبْحَانَہٗ یُتَابِعُ عَلَیْکَ نِعَمَہٗ وَ اَنْتَ تَعْصِیْہِ فَاحْذَرْہُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جب تم دیکھو کہ تمہارا رب تمہیں مسلسل نعمتیں دیئے جا رہا ہے اور تم مسلسل اس کی نافرمانی کئے جا رہے ہو تو اس سے ڈرو۔

16۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدَرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ: اُعْطِیْتُ فِیْ عَلِیٍ خَمْسَۃُ خِصَالٍ ھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا: اَمَّا الْوَاحِدَۃُ فَکِتَابٌ فَکَاَنِّیْ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتّٰی یَفْرُغَ الْحِسَابِ، وَ اَمَّا الثَّانِیَۃُ فَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِہٖ، وَ اَمَّا الثَّالِثَۃُ فَوَاقِفٌ عَلٰی حَوْضِیْ یَسْقِیْ مَنْ عَرَفَہٗ مِنْ اُمَّتِیْ، اَمَّا الرَّابِعَۃُ فَسَاتِرُ عَوْرَتِیْ وَ مُسْلِمِیَّ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ اَمَّا الْخَامِسَۃُ فَلَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْہِ اَنْ یَرْجِعَ

زَانِیاً بَعْدَ اِحْصَانٍ وَ لَا کَافِرٍ اَبَعْدَ اِیْمَانٍ۔

ابوسعید خدری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مجھے علی میں پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہیں: پہلی چیز کتاب ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے، دوم یہ کہ لواء الحمد (میدان محشر کا پرچم) ان کے ہاتھ میں ہوگا۔ سوم یہ کہ وہ حوض پر کھڑے ہوں گے اور میری امت میں سے جس کو پہچانیں گے اسے سیراب کریں گے۔ چہارم یہ کہ وہ میری پردہ پوشی کرنے والے اور مجھے اللہ کے سپرد کرنے والے ہیں اور پنجم یہ کہ مجھے ان کے بارے میں پاکدامنی کے بعد زنا اور ایمان کے بعد کفر کا اندیشہ نہیں ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: مَا اَضْمَرَ اَحَدٌ شَیْئاً اِلَّا ظَھَرَ فِیْ فَلَتَاتِ لِسَانِہٖ وَ وَجْھِہٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: انسان جس بات کو اپنے دل میں چھپاتا ہے وہ اس کی زبان اور چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

17۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ یَا اَبَابَکْرٍ کَفِّیْ وَ کَفُّ عَلِیٍ فِی الْعَدْلِ سَوَائٌ۔

حضرت ابوبکر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میرا اور علی کا ہاتھ عدل کرنے میں برابر ہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: مَنْ حَلُمَ عَاشَ فِی النَّاسِ حَمِیْداً وَ مَنْ کَثُرَ نِزَاعُہٗ بِالْجَھْلِ دَامَ عَمَاہُ عَنِ الْحَقِّ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: حلیم انسان لوگوں میں تعریف کے ساتھ زندہ رہتا ہے اور جو شخص نادانی کی وجہ سے اکثر جھگڑا کرتا ہو حق کے بارے میں اس کا اندھا پن مستقل ہو جاتا ہے۔

18۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

عَلِیٌ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْہُ وَ ھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ بَعْدِیْ۔

عمران بن حصین: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، اور وہ میرے بعد ہر مومن اور مومنہ کے ولی ہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: مَنْ زَاغَ سَیِئَتْ عِنْدَہُ الْحَسَنَۃُ وَ حَسُنَتْ عِنْدَہُ السَّیِئَۃُ وَ سَکِرَ سُکْرَ الضَّلَالَۃِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جس کے دل اور دماغ ٹیڑھے ہو جائیں اسے نیکی بدی اور بدی نیکی دکھائی دیتی ہے اور وہ گمراہی کے نشے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

19۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

مَکْتُوْبٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ اللّٰہُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ عَلِیٌّ اَخُوْہُ۔

جابر ابن عبداللہ انصاری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: زمین و آسمان کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے سے جنت کے دروازے پر لکھا ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی ان کے بھائی ہیں۔ (اس حدیث کو مغازلی نے روایت کیا ہے۔)

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: فَاعِلُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِنْہُ وَ فَاعِلُ الشَّرِّ شَرٌّ مِنْہُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: نیکی کا فاعل نیکی سے بہتر اور برائی کا فاعل برائی سے بدتر ہے۔

20۔ عن جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیْ صُلْبِہٖ وَ جَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ فِیْ صُلْبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

جابر ابن عبداللہ انصاری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ نے ہر نبی کی ذریت اس کی صلب میں رکھی اور میری ذریت علی ابن ابی طالب کی صلب میں رکھی۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اِیَّاکَ وَ مُصَاحَبَۃِ الْاَحْمَقِ فَاِنَّہٗ یُرِیْدُ اَنْ یَنْفَعَکَ فَیَضُرُّکَ،

وَ اِیَّاکَ وَ مُصَاحَبَۃِ الْکَذَّابِ فَاِنَّہٗ کَسَرَابٍ یُقَرِّبُ اِلَیکَ الْبَعِیْدَ وَ یُبَعِّدُ عَنْکَ الْقَرِیْبِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: احمق کی صحبت سے دور رہو کیونکہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور نقصان پہنچا دے گا۔
جھوٹے کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ سراب کی مانند ہوتا ہے جو دور کی چیز کو تمہیں قریب اور قریب کی چیز کو دور کر کے دکھاتا ہے۔

21۔عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِیٍ لَمَّا خَرَجَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلیٰ غَزْوَۃِ تَبُوْکٍ وَ خَرَجَ النَّاسُ مَعَہٗ دُوْنَ عَلِیٍّ فَبَکیٰ فَقَالَ لَہٗ:

اَمَا تَرْضیٰ اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسیٰ اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ مِنْ بَعْدِیْ، اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ اَذْھَبَ اِلَّا وَ اَنْتَ خَلِیْفَتِیْ۔

ابن عباس: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک پر جا رہے تھے اور حضرت علی کے سوا سب لوگ بھی آپ کے ساتھ جا رہے تھے تو حضرت علی رو دیئے۔ اس پر آپ نے حضرت علی سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ میں تمہیں اپنا خلیفہ بنائے بغیر چلا جاؤں۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: قَلْبُ الْاَحْمَقِ فِیْ فِیْہِ وَ لِسَانُ الْعَاقِلِ فِیْ وَرَائِ قَلْبِہٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: احمق کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے
جبکہ عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے۔

22۔عن جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قال: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ بِعَضُدِ عَلِیٍّ وَ قَالَ: ھٰذَا اِمَامُ الْبَرَرَۃِ وَ قَاتِلُ الْفَجَرَۃِ مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَہٗ مَنْصُوْرٌ مَّنْ نَصَرَہٗ، ثُمَّ مَدَّ صَوْتَہٗ وَ قَالَ: اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ الْبَابَ۔

جابر ابن عبداللہ انصاری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کا بازو پکڑا اور فرمایا یہ نیکوکاروں کا امام اور بدکاروں کا قاتل ہے۔ جس نے اسے تنہا چھوڑ دیا وہ خود تنہا چھوڑ دیا جائے گا اور جس نے اس کی نصرت کی اس کی نصرت کی جائے گی۔ پھر آپ نے اپنی آواز اونچی کی اور فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے اور جسے علم کی طلب ہو وہ دروازے پر آئے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: سَیِّئَۃٌ تَسُوْءُکَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ حَسَنَۃٍ تُعْجِبُکَ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: وہ گناہ جو تمہیں غمگین کر دے اللہ کے ہاں
اس نیکی سے بہتر ہے جو تمہیں خود پسندی میں مبتلا کر دے۔

23۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

حَقُّ عَلِیٍّ اِبْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلیٰ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کَحَقِّ الْوَالِدِ عَلیٰ وَلَدِہٖ۔

جابر ابن عبداللہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی کا حق اس امت پر ایسا ہی ہے جیسا ایک باپ کا اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اَلشَّفِیْعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ وَ الْمَالُ مَادَّۃُ الشَّھَوَاتِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: ساتھ دینے والا کسی چیز کے طالب کا بازو ہوتا ہے اور مال شہوات کا سرچشمہ ہوتا ہے۔

24۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالیٰ:

فَاِمَّا نَذْھَبَنَّ بِکَ فَاِنَّا مِنْھُمْ مُنْتَقِمُوْنَ نَزَلَتْ فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ یَنْتَقِمُ مِنَ النَّاکِثِیْنَ وَ الْمَارِقِیْنَ وَ الْقَاسِطِیْنَ بَعْدِیْ۔

جابر ابن عبداللہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت فَاِمَّا نَذْھَبَنَّ بِکَ فَاِنَّا مِنْھُمْ مُنْتَقِمُوْن "اب ہم ان سے انتقام لے کر ہی رہیں

گے خواہ تمہیں دنیا سے اٹھالیں۔۔۔۔۔'' (زخرف:41)
حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ وہی میرے بعد بیعت توڑنے والوں اور سرکشی کرنے والوں سے جنگ کریں گے۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: فَوْتُ الْحَاجَةِ اَهْوَنُ مِنْ طَلَبِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: حاجت کا ضائع ہو جانا نا اہل سے حاجت طلب کرنے سے آسان تر ہے۔

25۔عَنْ سَلْمَانِ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ:

لِكُلِّ نَبِيٍّ صَاحِبُ سِرٍّ وَ صَاحِبُ سِرِّيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔

سلمان فارسی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ہر نبی کا ایک راز دان ہوتا ہے اور میرا راز دان علی ابن ابی طالب ہے۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: لَا تَسْتَحِيْ مِنْ اِعْطَاءِ الْقَلِيْلِ فَاِنَّ الْحِرْمَانَ اَقَلُّ مِنْهُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: تھوڑا دینے سے نہ شرماؤ کیونکہ محروم رکھنا اس بھی کم تر ہے۔

26۔عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: اَعْلَمُ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔

سلمان فارسی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میرے بعد میری امت کے سب سے بڑے عالم علی ابن ابی طالب ہیں۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: فَقْدُ الْاَحِبَّةِ غُرْبَةٌ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: دوستوں کا کھو جانا بھی غربت ہے۔

27۔عن سلمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ:

اَوَّلُكُمْ وُرُوْدًا عَلَى الْحَوْضِ اَوَّلُكُمْ اِسْلَامًا وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ۔

سلمان فارسی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تم میں سے سب سے پہلے حوض پر وہی آئے گا جو سب سے پہلے اسلام لایا اور وہ علی ابن ابی طالب ہیں۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: اِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو باتیں کم ہو جاتی ہیں۔

28۔عن حذیفة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ:

مَثَلُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فِي النَّاسِ مَثَلُ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فِي الْقُرْآنِ۔

حذیفہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لوگوں میں حضرت علی کا مقام وہی ہے جو قرآن میں سورۂ قل ہو اللہ احد کا ہے۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: نَفْسُ الْمَرْءِ خُطَاهُ اِلٰى اَجَلِه۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: انسان خود ہی موت کی طرف اپنا قدم ہے۔

(یا انسان کی سانس اس کی موت کی طرف اس کا قدم ہے)

29۔عَنْ اَبِيْ دَرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ:

عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِيْ وَ مُبَيِّنٌ لِاُمَّتِيْ مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ مِنْ بَعْدِيْ، حُبُّهٗ اِيْمَانٌ وَ بُغْضُهٗ نِفَاقٌ وَ النَّظْرُ اِلَيْهِ رَاْفَةٌ وَ مَوَدَّتُهٗ عِبَادَةٌ۔

ابو درداء: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی میرے علم کا دروازہ ہیں، جو کچھ مجھے دے کر بھیجا گیا ہے میرے بعد اسے میری امت کے لئے بیان کرنے والے ہیں، ان کی محبت ایمان اور ان کی دشمنی نفاق ہے، ان کی طرف نظر کرنا رحمت اور ان کی محبت عبادت ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَه: اَوْضَعُ الْعِلْمِ مَاوَقَفَ عَلَى اللِّسَانِ وَاَرْفَعُهُ مَاظَهَرَ عَلَى الْجَوَارِحِ وَالْاَرْكَانِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: سب سے پست علم وہ ہے جو زبان پر رک جائے اور سب سے افضل علم وہ ہے جو اعضاء وجوارح سے ظاہر ہو۔

30۔ عن معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ: اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ۔

معاذ بن جبل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَه: نَوْمٌ عَلَى يَقِيْنٍ خَيْرٌ مِنْ صَلَاةٍ فِيْ شَكٍّ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: یقین کی حالت میں سورہنا شک کی حالت میں پڑھی گئی نماز سے بہتر ہے۔

31۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

مَامِنْ نَبِیٍ اِلَّا وَلَهٗ نَظِيْرٌ فِيْ اُمَّتِيْ، اَبُوْبَكْرٍ نَظِيْرُ اِبْرَاهِيْمَ وَعُمَرُ نَظِيْرُ مُوْسٰى وَعُثْمَانُ نَظِيْرُ هَارُوْنَ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ نَظِيْرِیْ۔

انس بن مالک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کوئی نبی ایسا نہیں جس کی نظیر میری امت میں نہ ہو۔ ابوبکر ابراہیمؑ کی نظیر ہیں، عمر موسیٰؑ کی نظیر ہیں عثمان ہارونؑ کی نظیر ہیں اور میری نظیر علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

نوٹ: سوچنے کی بات ہے کہ اگر رسول اللہ، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام ایک جگہ تشریف فرما ہوں تو حاکم کون ہوگا؟ ظاہر سی بات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ان پر حاکم ہوں گے۔ اسی اصول کے مطابق ان چاروں کی نظیر ایک ساتھ موجود ہوں تو حق حاکمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر کو گا۔ (مترجم)

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَه: لَا يَتْرُكُ الْمَرْءُ شَيْئاً مِنْ دِيْنِهٖ لِاِصْلَاحِ دُنْيَاهُ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَاهُوَ اَضَرُّ مِنْهُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: انسان اپنی دنیا کو بہتر بنانے کے لئے جب بھی اپنے دین میں سے کوئی چیز ترک کر دیتا ہے تو اللہ اس سے زیادہ مضر چیز اس کے لئے کھول دیتا ہے۔

32۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ يَزْهَرُ فِي الْجَنَّةِ كَكَوْكَبِ الصُّبْحِ لِاَهْلِ الدُّنْيَا۔

انس بن مالک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جنت میں علی ابن ابی طالب اس طرح چمک رہے ہوں گے جیسے صبح کا ستارہ اہل دنیا کے لئے چمکتا ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ: رُبَّ عَالِمٍ قَدْ قَتَلَهٗ جَهْلُهٗ وَعِلْمُهٗ مَعَهٗ لَا يَنْفَعُهٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: بہت سے عالم ایسے ہیں جنہیں ان کے جہل نے مار ڈالا اور ان کا علم ان کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی انہیں کوئی فائدہ نہ دے سکا۔

33۔ عَنْ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

حُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ يَاْكُلُ الذُّنُوْبَ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی ابن ابی طالب کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَه: كَيْفَ يَكُوْنُ حَالُ مَنْ يَفْنٰى بِبَقَائِهٖ وَيَسْقُمُ بِصِحَّتِهٖ وَيُؤْتٰى بِمَامَنَعَهٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بقا سے فنا کی طرف جا رہا ہو، صحت سے بیماری کی طرف جا رہا ہو اور جس چیز سے بچنا چاہتا ہو وہی اسے

مل کر رہے۔

34۔عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِيٍّ:

يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ زَوَّجَکَ فَاطِمَةَ وَ جَعَلَ صُدَاقَهَا الْاَرْضَ فَمَنْ مَشٰى عَلَيْهَا مُبْغِضاً لَّکَ مَشٰى حَرَاماً۔

ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے کہا:

یا علی! اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کو تمہاری زوجیت میں دیا اور زمین کو اس کا مہر قرار دیا۔ پس جو شخص تجھ سے بغض رکھتا ہو اس کا زمین پر چلنا حرام ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ: شَتَّانَ مَا بَيْنَ عَمَلَيْنِ عَمَلٌ تَذْهَبُ لَذَّتُهٗ وَ تَبْقٰى تَبِعَتُهٗ وَ عَمَلٌ تَذْهَبُ مَؤُنَتُهٗ وَ يَبْقٰى اَجْرُهٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: کس قدر فرق ہے ان دو اعمال کے درمیان: ایک وہ عمل جس کی لذت گزر جائے اور اس کا گناہ باقی رہ جائے اور دوسرا وہ عمل جس کی زحمت گزر جائے اور اس کا اجر باقی رہ جائے۔

35۔عن ابن عباس عبداللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُکْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ لِخُلَّتِهٖ ثُمَّ اَنَا لِصَفْوَتِيْ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يُزَفُّ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ زَفًّا اِلَى الْجَنَّةِ۔

عبداللہ ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو خُلَّت کا لباس پہنایا جائے گا، پھر مجھے صفوت کا لباس پہنایا جائے گا، پھر علی ابن ابی طالب کو ہم دونوں کے درمیان جگہ دے کر ہمیں جنت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔

قَالَ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ: عَجِبْتُ لِلْبَخِيْلِ يَسْتَعْجِلُ الْفَقْرَ الَّذِيْ مِنْهُ هَرَبَ وَ يَفُوْتُهُ الْغِنَاءُ الَّذِيْ اِيَّاهُ طَلَبَ فَيَعِيْشُ فِي الدُّنْيَا عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَ يُحَاسَبُ فِي الْاٰخِرَةِ حِسَابَ الْاَغْنِيَاءِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: مجھے بخیل پر تعجب ہوتا ہے کہ جس فقر سے وہ بچنا چاہتا ہے اس کو تیزی سے اپنے قریب کر لیتا ہے اور جس بے نیازی کا وہ طالب ہوتا ہے اس سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ وہ دنیا میں فقیروں کی طرح جیتا ہے اور آخرت میں حساب اغنیاء کی طرح دے گا۔

36۔عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ:

اَنَا مِيْزَانُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ کِفَّتَاهُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ خُيُوْطُهٗ وَ فَاطِمَةُ عِلَاقَتُهٗ۔

36۔ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں علم کا ترازو ہوں، علی اس کا پلڑا ہیں، حسن اور حسین اس کی ڈوریاں اور فاطمہ اس کا دستہ ہیں۔ (جس سے ترازو کو پکڑا یا لٹکایا جاتا ہے)

قَالَ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ: عِظْمُ الْخَالِقِ عِنْدَکَ يُصْغِرُ الْمَخْلُوْقَ فِيْ عَيْنِکَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: تمہاری نظر میں اللہ کی عظمت لوگوں کو تمہاری نظر میں کمزور کر دے گی۔

37۔عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ اَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَ النَّاسُ مِنْ اَشْجَارٍ شَتّٰى۔

ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں اور علی ایک درخت سے ہیں جبکہ باقی لوگ مختلف درختوں سے ہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ: مَا کَسَبْتَ فَوْقَ قُوْتِکَ فَاَنْتَ فِيْهِ خَازِنٌ لِغَيْرِکَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جو کچھ تم نے اپنی ضرورت سے زائد کمایا اس میں تم دوسروں کے خزانچی ہوتے ہو۔

38۔عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ اِنَّمَا رَفَعَ اللهُ الطُّهْرَ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ بِسُوْءِ رَاْيِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ وَ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ مَنَعَ الطُّهْرَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِبُغْضِهِمْ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ۔

ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل میں سے پاکیزگی کو اس لئے اٹھالیا کہ وہ اپنے انبیاء کے بارے میں بری رائے رکھتے تھے اور اس نے اس امت میں سے پاکیزگی کو اس لئے اٹھالیا کہ یہ علی ابن ابی طالب سے بغض رکھتے ہیں۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: اَلْجُوْدُ حَارِسُ الْاَعْرَاضِ، وَالْحِلْمُ مُلَامُ السَّفِيْهِ، وَالْعِفَافُ زِيْنَةُ الْفَقْرِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: سخاوت عزتوں کی محافظ، حلم نادان کی ملامت کا ذریعہ اور پاکدامنی فقر کی زینت ہے۔

39۔عنه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ مِنِّيْ مِثْلَ رَاْسِيْ مِنْ بَدَنِيْ۔

ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو میرے سر کو میرے بدن سے ہے۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: اَرْبَعَةٌ قَلِيْلُهَا كَثِيْرٌ: اَلْفَقْرُ وَالْوَجْعُ وَالْعَدَاوَةُ وَالنَّارُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: چار چیزیں تھوڑی بھی ہوں تو بہت ہوتی ہیں: فقر، درد، دشمنی اور آگ۔

40۔عنه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ:

عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بَابُ الدِّيْنِ، مَنْ دَخَلَ مِنْهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً۔

ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی ابن ابی طالب دین کا دروازہ ہیں۔

جو اس میں داخل ہو گیا وہ مومن ہے اور جو اس میں سے نکل گیا وہ کافر ہے۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: فِيْ تَقَلُّبِ الْاَحْوَالِ يُعْرَفُ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: حالات کے نشیب وفراز میں ہی جوانمردوں کے جوہر ظاہر ہوتے ہیں۔

41۔عنه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى حُبِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مَا خَلَقَ اللهُ النَّارَ۔

ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اگر سب لوگ علی ابن ابی طالب کی محبت پر جمع ہو جاتے تو اللہ جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: اَكْثَرُ مَصَارِعِ الْعَقْلِ تَحْتَ بُرُوْقِ الْمَطَامِعِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: عقل کی اکثر خطائیں طمع کی چمک دمک کے زیر اثر ہوتی ہیں۔

42۔عنه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: قُلْ لِّمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَلْيَتَهَيَّا لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ۔

ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی کے محبوں سے کہہ دو کہ وہ جنت میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: مِنْ اَشْرَفِ اَعْمَالِ الْكَرِيْمِ غَفْلَتُهٗ عَمَّا يَعْلَمُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: کریم کا شریف ترین عمل یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ان عیوب کو نظر انداز کر دیتا ہے جنہیں وہ جانتا ہے۔

43۔عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: لَوْ لَمْ يَخْلُقِ اللهُ عَلِيًّا مَا كَانَ لِفَاطِمَةَ كُفُوٌ۔

حضرت ام سلمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اگر اللہ علی کو پیدا نہ کرتا تو فاطمہ کا کوئی کفو نہ ہوتا۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: بِكَثْرَةِ الصَّمْتِ تَكُوْنُ الْهَيْبَةُ وَبِالنِّصْفَةِ يَكْثُرُ الْوَاصِلُوْنَ وَبِالْاِفْضَالِ يَعْظُمُ الْاَقْدَارُ وَبِالتَّوَاضُعِ تَتِمُّ النِّعْمَةُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: خاموشی کی کثرت رعب و دبدبے کا سبب ہوتی ہے، انصاف کی بدولت ساتھی زیادہ ہوتے ہیں، فضل واحسان سے قدر میں اضافہ ہوتا ہے اور تواضع سے نعمت کی تکمیل ہوتی ہے۔

44۔عَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ۔

حضرت ام سلمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قرآن علی کے ساتھ اور علی قرآن کے ساتھ ہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: خِیَارُ خِصَالِ النِّسَاءِ اَلزَّھْوُ وَالْجُبْنُ وَالْبُخْلُ وَھِیَ شِرَارُ خِصَالِ الرِّجَالِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: عورتوں کی بہترین صفات تکبر، بزدلی اور بخل ہیں اور یہ مردوں کی بدترین صفات ہیں۔

45۔ عَنْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: عَلِیٌّ وَشِیْعَتُہٗ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت ام سلمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قیامت کے دن علی اور ان کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: مَنْ اَطَاعَ الْوَاشِیَ ضَیَّعَ الصَّدِیْقَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جو شخص چغل خور کی بات مانتا ہے وہ اپنے دوستوں کو کھو دیتا ہے۔

46۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔

حضرت عائشہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی کا ذکر عبادت ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: اِتَّقِ اللّٰہَ بَعْضَ التُّقٰی وَاِنْ قَلَّ وَاجْعَلْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ سِتْرًا وَاِنْ رَقَّ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: اللہ سے کچھ تو ڈرو خواہ تھوڑا ہی اور اپنے اور اللہ کے درمیان کچھ تو حیا کا پردہ رکھو خواہ کتنا ہی نازک ہو۔

47۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

قُسِّمَتِ الْحِکْمَۃُ عَشْرَۃَ اَجْزَاءٍ فَاُعْطِیَ عَلِیٌّ تِسْعَۃً وَالنَّاسَ جُزْء واحداً۔

ابن مسعود: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حکمت کے دس حصے کئے گئے، نو حصے علی ابن ابی طالب کو دیئے گئے اور ایک حصہ سب لوگوں کو دیا گیا۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: اِذَا ازْدَحَمَ الْجَوَابُ خَفِیَ الصَّوَابُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جب جواب زیادہ ہو جائیں تو حقیقت پوشیدہ ہو جاتی ہے۔

48۔ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اُوْصِیْ مَنْ آمَنَ بِیْ وَصَدَّقَنِیْ بِوِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَمَنْ تَوَلَّاہُ فَقَدْ تَوَلَّانِیْ وَمَنْ تَوَلَّانِیْ فَقَدْ تَوَلَّی اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَحَبَّہٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَنْ اَبْغَضَہٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عمار یاسر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی میں اسے علی ابن ابی طالب کی ولایت کی وصیت کرتا ہوں۔ جس نے انہیں ولی بنایا اس نے مجھے ولی بنایا اور جس نے مجھے ولی بنایا اس نے اللہ کو ولی بنایا، اور جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا اسے نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: اِذَا کَثُرَتِ الْمَقْدِرَۃُ قَلَّتِ الشَّھْوَۃُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جب قدرت زیادہ ہو جائے تو خواہش کم ہو جاتی ہے۔

49۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ فِیْ لَیْلَۃِ الْمِعْرَاجِ فَاجْتَمَعَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فِی السَّمَاءِ فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیَّ سَلْھُمْ یَا مُحَمَّدُ بِمَاذَا بُعِثْتُمْ؟ فَقَالُوْا: بُعِثْنَا عَلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَعَلَی الْاِقْرَارِ بِنُبُوَّتِکَ وَالْوِلَایَۃِ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

ابو ہریرہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب معراج کی شب مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو سارے نبی میرے پاس جمع ہوئے۔اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد! ان سے پوچھو کہ انہیں کس بات کے ساتھ مبعوث کیا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں لا الہ الا اللہ کی شہادت، آپ کی نبوت اور علی ابن ابی طالب کی ولایت کے ساتھ مبعوث کیا گیا تھا۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: اِذَا اَمْلَقْتُمْ فَتَاجِرُوْ اللهَ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جب تم فقر میں مبتلا ہو جاؤ تو صدقہ کے ذریعے اللہ سے تجارت کرو۔

50۔عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُنْزِلَتْ: اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: اَنَا الْمُنْذِرُ وَ عَلِيٌّ الْهَادِيْ وَبِكَ يَا عَلِيُّ يَهْتَدِيْ الْمُهْتَدُوْنَ۔

ابن عباس : جب یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (آپ خبردار کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہوتا ہے۔رعد:17) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منذر (خبردار کرنے والا) میں ہوں اور ہادی علی ہیں۔اے علی! تیری ہی بدولت ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: صَاحِبُ السُّلْطَانِ كَرَاكِبِ الْاَسَدِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: صاحب اقتدار اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو شیر پر سوار ہو۔

51۔عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ:

فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ يُسْئَلُوْنَ عَنِ الْاِقْرَارِ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ۔

ابو سعید خدری اور ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیہ مبارکہ وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْن (انہیں روکو، ان سے سوال کیا جانا ہے ۔صافات:24) کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان سے ولایتِ علی ابن ابی طالب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: لَا تَحْمِلْ هَمَّ يَوْمِكَ الَّذِيْ لَمْ يَاْتِكَ عَلَى يَوْمِكَ الَّذِيْ قَدْ اَتَاكَ فَاِنَّهُ اِنْ يَكُ مِنْ عُمْرِكَ يَاْتِيَ اللهُ فِيْهِ بِرِزْقِكَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جو دن ابھی تک نہیں آیا اس کا غم اس دن نہ کرو جو آ چکا ہے۔

اگر وہ دن تمہاری زندگی میں آ گیا تو اس کا رزق بھی اللہ تمہیں دے گا۔

52۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: مَكْتُوْبٌ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ مُحَمَّدٌ عَبْدِيْ وَ رَسُوْلِيْ اَيَّدْتُهُ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

ابو ہریرہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عرش کے پائے پر لکھا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے ان کی مدد علی ابن ابی طالب کے ذریعے کی ہے۔

قَالَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَه: اَصْدِقَائُكَ ثَلَاثَةٌ: صَدِيْقُكَ وَ صَدِيْقُ صَدِيْقِكَ وَ عَدُوُّ عَدُوِّكَ وَ اَعْدَائُكَ ثَلَاثَةٌ: عَدُوُّكَ وَ عَدُوُّ صَدِيْقِكَ وَ صَدِيْقُ عَدُوِّكَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: تمہارے دوست تین ہیں: تمہارا دوست، تمہارے دوست کا دوست اور تمہارے دشمن کا دشمن۔اسی طرح تمہارے دشمن بھی تین ہیں: تمہارا دشمن، تمہارے دوست کا دشمن اور تمہارے دشمن کا دوست۔

53۔عن حذیفة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّم: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَتٰى سُمِّيَ عَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَمَا اَنْكَرُوْا فَضْلَهٗ سُمِّيَ

بِذٰلِکَ وَ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ وَ حِیْنَ قَالَ: اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَنَا رَبُّکُمْ وَ مُحَمَّدٌ نَبِیُّکُمْ وَ عَلِیٌّ اَمِیْرُکُمْ۔

حذیفہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اگر لوگوں کو علم ہو جاتا کہ علی کو امیر المومنین کا نام کب دیا گیا تو وہ کبھی علی کے فضائل کا انکار نہ کرتے۔ انہیں یہ نام اس وقت دیا گیا جب آدم روح اور بدن کے درمیان تھے، اس وقت جب اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تمہارا رب ہوں، محمد تمہارے نبی اور علی تمہارے امیر ہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: اِنَّ الْمِسْکِیْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَمَنْ مَنَعَ حَقَّہٗ فَقَدْ مَنَعَ حَقَّ اللّٰہِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: مسکین رسول اللہ ہیں، جس نے ان کا حق روکا اس نے اللہ کا حق روکا۔

54۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم:

جَاءَنِیْ جِبْرَائِیْلُ بِوَرَقَۃٍ خَضْرَاءٍ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ مَکْتُوْبٌ فِیْھَا بِبَیَاضٍ: اِنِّیْ افْتَرَضْتُ حُبَّ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

جابر ابن عبداللہ انصاری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس ایک سبز ورق لے کر آئے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفید روشنائی سے یہ لکھا ہوا تھا: میں نے مخلوق پر علی ابن ابی طالب کی محبت فرض کر دی ہے اور آپ یہ بات ان تک پہنچا دیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: اَلنَّاسُ اَبْنَاءُ الدُّنْیَا وَ لَا یُلَامُ الرَّجُلُ عَلٰی حُبِّ اُمِّہٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: لوگ دنیا کے فرزند ہیں اور کسی کو ماں کی محبت پر سرزنش نہیں کی جا سکتی۔

55۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ عَنْ کَلِمَاتِ الَّتِیْ تَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ فَتَابَ عَلَیْہِ قَالَ: سَئَلَہٗ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَۃَ وَ حَسَنٍ وَ حُسَیْنٍ

ابن عباس: لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کلمات کے بارے میں سوال کیا جو حضرت آدم نے اللہ تعالیٰ سے سیکھے تھے۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے اللہ سے بحق محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین سوال کیا تھا۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: اِنَّ لِلْقُلُوْبِ اِقْبَالاً وَّ اِدْبَاراً فَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاحْمِلُوْھَا عَلَی النَّوَافِلِ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ فَاقْتَصِرُوْا بِھَا عَلَی الْفَرَائِضِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: دل کبھی عبادت کے لئے آمادہ ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے۔ جب وہ عبادت کے لئے آمادہ ہوں تو نوافل پڑھ لیا کرو اور جب آمادہ نہ ہوں تو فرائض پر اکتفا کر لیا کرو۔

56۔ عَنْ بُرَاءِ بْنِ الْعَازِبِ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی: یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ اَیْ بَلِّغْ مِنْ فَضَائِلِ عَلِیٍّ نَزَلَتْ فِیْ غَدِیْرِ خُمٍّ فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ وَ قَالَ: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ فَقَالَ عُمَرُ بَخٍّ بَخٍّ لَکَ یَا عَلِیُّ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ۔

براء بن عازب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت: یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (اے رسول جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا اسے پہنچا دیجئے۔ مائدہ: 67) کے بارے میں فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں اے رسول علی کے وہ فضائل بیان کرو جو غدیر خم کے موقع پر نازل ہوئے، جس پر حضور نے خطبہ دیا اور فرمایا: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ (جس جس کا میں مولا ہوں یہ علی بھی اس کے مولا ہیں) اور حضرت عمر نے کہا: اے علی! آپ کو مبارک ہو کہ آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے ولی بن گئے ہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَرَضَ فِیْ اَمْوَالِ الْاَغْنِیَاءِ اَقْوَاتَ الْفُقَرَاءِ فَمَا جَاعَ فَقِیْرٌ اِلَّا بِمَا مَنَعَ غَنِیٌّ وَ اللّٰہُ تَعَالٰی سَائِلُھُمْ عَنْ ذَالِکَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: اللہ تعالیٰ نے اغنیاء کے مال میں فقراء کا رزق رکھا ہے۔ اگر کوئی شخص بھوکا رہ جاتا ہے تو صرف اس لئے کہ غنی اس کا رزق روک

لیتے ہیں اور اللہ ان سے اس کے بارے میں سوال کرے گا۔

57۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ: رَاَیْتُ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم جَالِسًا مَعَ عَلِیٍّ فَقَالَ: اَنَا وَ ھٰذَا حُجَّۃُ اللہ عَلٰی خَلْقِہٖ۔

انس بن مالک: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔پس آپ نے فرمایا: میں اور یہ اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت ہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللہ وَجْھَہ: مَاءُ وَجْھِکَ جَامِدٌ یُقْطِرُہُ السُّوَالُ فَانْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُقْطِرُہٗ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: تمہاری آبرو جامد ہوتی ہے جب تم سوال کرتے ہو تو یہ ٹپک جاتی ہے۔

لٰہذا یہ دیکھ لیا کرو کہ تم اپنی آبرو کس کے سامنے ٹپکا رہے ہو۔

58۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا جُلُوْساً بِمَکَّۃَ مَعَ طَائِفَۃٍ مِنْ شُبَّانِ قُرَیْشٍ وَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم اِذَا انْقَضَ نَجْمٌ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ اَنْقَضَ ھٰذَا النَّجْمُ فِیْ مَنْزِلِہٖ فَھُوَ وَصِیِّیْ مِنْ بَعْدِیْ فَقَامُوْا وَ نَظَرُوْا وَ قَدْ اَنْقَضَ فِیْ مَنْزِلِ عَلِیٍّ فَقَالُوْا: قَدْ ضَلَلْتَ بِعَلِیٍّ فَنَزَلَتْ: وَ النَّجْمِ اِذَا ھَوٰی مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَ مَا غَوٰی۔

ابن عباس: ہم مکہ میں جوانوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمارے درمیان تھے۔اتنے میں ایک ستارہ گرا۔آپ نے فرمایا: جس کے گھر یہ ستارہ گرے گا وہ میرے بعد میرا وصی ہوگا۔لوگ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور ستارہ حضرت علی کے گھر گرا۔اس پر وہ لوگ رسول اللہ سے کہنے لگے: آپ علی کی محبت میں گمراہ ہو گئے ہیں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی: وَ النَّجْمِ اِذَا ھَوٰی مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَ مَا غَوٰی۔ (نجم:1)

قَالَ کَرَّمَ اللہ وَجْھَہ: قِوَامُ الدِّیْنِ اَرْبَعَۃٌ: عَالِمٌ مُسْتَعْمِلٌ لِعِلْمِہٖ وَ جَاھِلٌ لَا یَسْتَنْکِفُ اَنْ یَتَعَلَّمَ وَ جَوَادٌ لَا یَمُنُّ بِمَعْرُوْفِہٖ وَ فَقِیْرٌ لَا یَبِیْعُ آخِرَتَہٗ بِدُنْیَاہُ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: چار چیزیں دین کا ستون ہیں: وہ عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے، وہ جاہل جو علم حاصل کرنے سے انکار نہیں کرتا، وہ سخی جو احسان کر کے احسان نہیں جتلاتا اور وہ فقیر جو دنیا کی خاطر آخرت کا سودا نہیں کرتا۔

59۔عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَل قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم: حُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حَسَنَۃٌ لَا تَضُرُّ مَعَھَا سَیِّئَۃٌ وَ بُغْضُہٗ سَیِّئَۃٌ لَا تَنْفَعُ مَعَھَا حَسَنَۃٌ۔

معاذ بن جبل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی ابن ابی طالب کی محبت ایسی نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا اور علی کی دشمنی ایسا گناہ ہے جس کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

قَالَ کَرَّمَ اللہ وَجْھَہ: اَلْبُخْلُ زِمَامٌ یُقَادُ بِہٖ عَلٰی کُلِّ سُوْءٍ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: بخل ایک ایسی لگام ہے جس کے ذریعے انسان کو ہر برائی کی طرف لے جایا جا سکتا ہے۔

60۔عَنْ عَبْدِ اللہ بْنِ سَلَامٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالیٰ: وَ مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم قَال: اِنَّمَا ذٰلِکَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ۔

عبداللہ بن سلام: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: وَ مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ (اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔رعد:43) آپ نے فرمایا: وہ علی ابن ابی طالب ہیں۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: اَلْکَلَامُ فِیْ وِثَاقِکَ مَالَمْ تَتَکَلَّمْ بِہٖ فَاِذَا تَکَلَّمْتَ بِہٖ صِرْتَ فِیْ وِثَاقِہٖ فَاخْزَنْ لِسَانَکَ کَمَا تَخْزَنُ ذَھَبَکَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جب تک تم بات نہیں کرتے بات تمہارے اختیار میں ہوتی ہے اور جب تم بات کہہ دیتے ہو تو تم اس کے اختیار میں آ جاتے ہو۔ پس تم اپنی زبان اس طرح بچا کر رکھو جس طرح اپنا سونا بچا کر رکھتے ہو۔

61۔عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلَیْنَا؟ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْکُمْ خَلِیْفَۃً مِنْ بَعْدِیْ ثُمَّ عَصَیْتُمْ خَلِیْفَتِیْ نَزَلَ الْعَذَابُ عَلَیْکُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ تَوَلَّوْا ھٰذَا الْاَمْرَ اَبَابَکْرٍ تَجِدُوْہُ قَوِیًّا فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ ضَعِیْفًا فِیْ بَدَنِہٖ، وَاِنْ تَوَلَّوْھَا عُمَرَ تَجِدُوْہُ قَوِیًّا فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ قَوِیًّا فِیْ بَدَنِہٖ وَاِنْ تَوَلُّوْھَا عَلِیًّا وَلَنْ تَفْعَلُوْا تَجِدُوْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا یَسْلُکُ بِکُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ، (اوردہ أبو اسحاق فی کتابہ)

حذیفہ: لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: آپ کسی کو ہم پر خلیفہ کیوں نہیں مقرر کر دیتے؟ آپ نے فرمایا: اگر میں نے کوئی خلیفہ مقرر کر دیا پھر تم نے اس کی نافرمانی کی تو تم پر عذاب نازل ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم یہ امر (خلافت) حضرت ابوبکر کو سونپ دو تو انہیں دین میں قوی اور بدن میں کمزور پاؤ گے۔ اگر حضرت عمر کو سونپ دو تو انہیں دین اور دنیا میں قوی پاؤ گے۔ اور اگر تم اسے حضرت علی کو سونپ دو اور تم ایسا کبھی نہیں کرو گے، تو انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت پر چلنے والا پاؤ گے اور وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: مِنْ ھَوَانِ الدُّنْیَا عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّہٗ لَا یُعْطٰی اِلَّا فِیْھَا وَلَا یُنَالُ مَا عِنْدَہٗ اِلَّا بِتَرْکِھَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: اللہ کی نظر میں دنیا کی پستی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ کی ہر نافرمانی اسی کی خاطر ہوتی ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے اسے دنیا کو ترک کر کے ہی پایا جاسکتا ہے۔

62۔عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اِنَّمَا سَمِّیَتْ اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃُ لِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَطَمَھَا وَفَطَمَ مُحِبِّیْھَا مِنَ النَّارِ۔

سلمان فارسی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میری بیٹی فاطمہ کو فاطمہ کا نام اس لئے دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان سے محبت کرنے والوں کو آتش جہنم سے چھڑا لیا ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: مُقَارَنَۃُ النَّاسِ فِیْ اَخْلَاقِھِمْ اَمْنٌ مِنْ غَوَائِلِھِمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: لوگوں کے ساتھ ان کے اخلاق کے مطابق چلنے سے آدمی ان کے شر سے بچ جاتا ہے۔

63۔عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مَثَلِیْ وَمَثَلُ اَھْلِ بَیْتِیْ کَمَثَلِ نَخْلَۃٍ نَبَتَتْ فِیْ مَزْبَلَۃٍ۔

عبداللہ ابن زبیر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میری اور میرے اہل بیت کی مثال کھجور کے اس درخت کی سی ہے جو گندگی میں اگا ہو۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ: مَنْ عَظَّمَ صَغَائِرَ الْمَصَائِبِ ابْتَلَاہُ اللّٰہُ بِکِبَارِھَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جو شخص چھوٹی مصیبت کو بڑا سمجھ لیتا ہے اللہ اسے بڑی مصیبت میں گرفتار کر دیتا ہے۔

64۔عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ یَوْمًا خَیْرٌ مِنْ عِبَادَۃِ سَنَۃٍ وَمَنْ مَاتَ عَلَیْہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ

ابن مسعود: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: آل محمد سے ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے افضل ہے اور جو اس محبت کی حالت میں مر گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: زُھْدُکَ فِیْ رَاغِبٍ فِیْکَ نُقْصَانُ حَظِّکَ وَرَغْبَتُکَ فِیْمَنْ زَھَدَ فِیْکَ ذُلُّ نَفْسِکَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جو تمہاری طرف رغبت رکھتا ہو اس سے منہ موڑنا اپنا نقصان ہے اور جو تم سے منہ موڑ چکا ہو اس کی طرف رغبت رکھنا اپنے آپ کو ذلیل کرنے والی بات ہے۔

65۔عنہ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم:اِنَّا اَھْلُ الْبَیْتِ اختَارَ اللہ لَنَا الْاٰخِرَۃَ عَلَی الدُّنْیَا۔

ابن مسعود: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ نے ہم اہل بیت کے لئے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرمایا ہے۔

قَالَ کَرَّمَ اللہ وَجْھَہ: اِنَّ الَّذِیْ فِیْ یَدَیْکَ مِنَ الدُّنْیَا قَدْ کَانَ لَہٗ اَھْلٌ قَبْلَکَ وَ ھُوَ صَائِرٌ اِلیٰ اَھْلٍ بَعْدَکَ وَاِنَّمَا اَنْتَ جَامِعٌ لِاَحَدِ الرَّجُلَیْنِ: رَجُلٌ عَمِلَ فِیْمَا جَمَعْتَہٗ بِطَاعَۃِ اللہ فَیَسْعَدُ فِیْمَا شَقِیْتَ بِہٖ اَوْ رَجُلٌ عَمِلَ بِمَعْصِیَۃِ اللہ فَشَقِیَ بِمَا جَمَعْتَ لَہٗ وَ لَیْسَ اَحَدُ ھٰذَیْنِ اَھْلاً اَنْ تُؤْثِرَہٗ عَلٰی نَفْسِکَ وَ لاَ اَنْ تَحْمِلَ لَہٗ عَلیٰ ظَھْرِکَ فَارْجُ لِمَنْ مَضیٰ رَحْمَۃَ اللہ وَ لِمَنْ بَقِیَ رِزْقَ اللہ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: تمہارے پاس جو مال ودولتِ دنیا ہے تم سے پہلے کسی اور کے ہاتھ میں تھی اور تمہارے بعد کسی اور کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ تم یہ مال ودولت دو میں سے کسی ایک کے لئے جمع کررہے ہو: ایک وہ جو تمہارے جمع کردہ مال ودولت کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرے گا اس طرح وہ اس مال سے سعادتمند ہوجائے گا جب کہ تم بدبخت وشقی ہوجاؤ گے۔ یا وہ اس مال کو اللہ کی نافرمانی میں استعمال کرے گا اور بدبخت ہوجائے گا۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں ہے کہ تم اسے اپنے اوپر ترجیح دو اور اس کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھاؤ۔ جو چلے گئے ان کے لئے اللہ سے رحمت کی اور جو باقی رہ گئے ان کے لئے اللہ سے رزق کی دعا مانگو۔

66۔عن أبی سعید الخدری قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم: مَثَلُ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ کَمَثَلِ بَابِ حِطَّۃٍ، مَنْ دَخَلَہٗ غُفِرَ لَہٗ۔

ابوسعید خدری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تمہارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال باب حطہ کی مانند ہے۔ جو اس میں داخل ہوگیا اس کے گناہ معاف ہوگئے۔

قَالَ کَرَّمَ اللہ وَجْھَہ:

اَلدَّھْرُ یَوْمَانِ یَوْمٌ لَکَ وَ یَوْمٌ عَلَیْکَ فَمَا کَانَ مِنْھَا لَکَ اَتَاکَ عَلٰی ضُعْفِکَ وَ مَا کَانَ مِنْھَا عَلَیْکَ لَنْ تَدْفَعَہٗ لِقُوَّتِکَ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: زمانہ دو دن ہے، ایک تمہارے حق میں اور ایک تمہارے خلاف۔ جو تمہارے حق میں ہے وہ تمہارے کمزور ہونے کے باوجود آکر رہے گا اور جو تمہارے خلاف ہے تم اپنی قوت کے ذریعے اسے دور نہیں کرسکتے۔

67۔عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حَصِیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم:

سَاَلْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ لاَّ یُدْخِلَ اَحَداً مِنْ اَھْلِ بَیْتِیَ النَّارَ فَاَعْطَانِیْھَا۔

عمران بن حصین: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں نے اللہ سے دعا کی کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں داخل نہ کرے اور اللہ نے میری یہ دعا قبول کرلی۔

قَالَ کَرَّمَ اللہ وَجْھَہ: لاَ تَکُنْ عَبْدَ غَیْرِکَ وَ قَدْ جَعَلَکَ اللہ حُرًّا وَ مَا خَیْرُ یُوْجَدُ اِلاَّ بِشَرٍّ وَ لاَ یُسْرٌ یُنَالُ اِلاَّ بِعُسْرٍ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: اپنے آپ کو کسی کا غلام نہ بناؤ جب کہ اللہ نے تمہیں آزاد پیدا کیا ہے۔ کوئی نیکی سختی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور کوئی آسانی مشکل کے بغیر ہاتھ نہیں آتی۔

68۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدَرِیْ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم: فَقَالَ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی تَرَکْتُ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ، خَلِیْفَتَیْنِ، اِنْ اَخَذْتُمْ بِھِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ: اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخِرِ: کِتَابُ اللہ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ وَ ھُمْ اَھْلُ بَیْتِیْ لَنْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ۔ (اوردہ الثعلبی و ذکرہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ بمعناہ۔)

ابوسعید خدری: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں، دو جانشین، چھوڑ کر جارہا ہوں، ان

میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے جو ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ دوسری اپنی عترت، جو کہ میرے اہل بیت ہیں۔ یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آ جائیں گے۔

(اس حدیث کو ثعلبی نے نقل کیا ہے اور اس کے ہم معنی حدیث امام احمد بن حنبل نے مسند احمد میں نقل کی ہے)

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: تَلاَفِیْکَ مَا فَرَطَ مِنْ صَمْتِکَ اَیْسَرُ مِنْ اِدْرَاکِکَ مَا فَاتَ مِنْ مَنْطِقِکَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْیَسِیْرَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَ جَلَّ اَکْرَمُ وَاَعْظَمُ مِنَ الْکَثِیْرِ مِنْ خَلْقِہٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: جو بات کہنے میں تم نے کمی چھوڑ دی ہے اس کی تلافی اس بات کو پا لینے سے آسان ہے جو تم کہہ چکے ہو۔ جان لو کو اللہ کی طرف سے ملنے والی کم چیز لوگوں کی دی ہوئی زیادہ چیز سے بڑھ کر محترم اور بڑی ہے۔

69۔عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم: مَعْرِفَۃُ اٰلِ مُحَمَّدٍ بَرَائَۃٌ مِنَ النَّارِ وَ حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَالْوِلَایَۃُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ۔ (أوردو أبو اسحاق فی کتابہ۔)

مقداد بن اسود: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: آل محمد کی معرفت جہنم سے نجات، آل محمد کی محبت صراط سے عبور کا ذریعہ اور آل محمد کی ولایت عذاب سے امان ہے۔ (اس حدیث کو ابو اسحاق نے بھی اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔)

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: اِنْ کُنْتَ جَازِعًا عَلٰی مَا انْفَلَتَ مِنْ یَدَیْکَ فَاجْزَعْ عَلٰی کُلِّ مَا لَمْ یَصِلْ اِلَیْکَ وَاسْتَدِلَّ عَلٰی مَا لَمْ یَکُنْ بِمَا قَدْ کَانَ فَاِنَّ الْاُمُوْرَ اَشْبَاہٌ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: اگر تم نے کھو جانے والی چیز پر چیخ و پکار کرنی ہے تو ہر اس چیز پر چیخ و پکار کرو جو تمہارے ہاتھ نہیں آئی۔ جو کچھ ابھی نہیں آیا ہے اسے اس کی روشنی میں سمجھ لو جو آ چکا ہے اس لئے کہ معاملات ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں۔

70۔عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم: لَوْ اَنَّ الرِّیَاضَ اَقْلَامٌ وَ الْبَحْرُ مِدَادٌ وَ الْجِنُّ حُسَّابٌ وَ الْاِنْسُ کُتَّابٌ مَا اَحْصَوْا فَضَائِلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

ابن عباس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اگر سارے باغات قلم بن جائیں، سارے دریا روشنائی بن جائیں، جنات حساب کرنے والے اور انسان لکھنے والے بن جائیں، تو وہ علی ابن ابی طالب کے فضائل کا احاطہ نہیں کر سکیں گے۔

قَالَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہ: لَا تَکُنْ مِمَّنْ یَرْجُو الْاٰخِرَۃَ بِغَیْرِ عَمَلٍ وَ یُطْمَعُ فِی التَّوْبَۃِ بِطُوْلِ الْاَمَلِ، یَقُوْلُ فِی الدُّنْیَا قَوْلَ الزَّاھِدِیْنَ وَیَعْمَلُ فِیْھَا عَمَلَ الرَّاغِبِیْنَ، اِنْ اُعْطِیَ مِنْھَا لَمْ یَشْبَعْ وَ اِنْ مُنِعَ مِنْھَا لَمْ یَقْنَعْ، یَعْجِزُ عَنْ شُکْرِ مَا اُوْتِیَ وَ یَبْتَغِی الزِّیَادَۃَ فِیْمَا بَقِیَ، یَنْھٰی وَ لَا یَنْتَھِیْ وَ یَاْمُرُ بِمَا لَا یَاْتِیْ، یُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَ لَا یَعْمَلُ عَمَلَھُمْ، یُبْغِضُ الْمُذْنِبِیْنَ وَ ھُوَ اَحَدُھُمْ، یَکْرَہُ الْمَوْتَ لِکَثْرَۃِ ذُنُوْبِہٖ وَ یُقِیْمُ عَلٰی مَا یَکْرَہُ الْمَوْتَ مِنْ اَجْلِہٖ، اِنْ سَقِمَ ظَلَّ نَادِمًا وَ اِنْ صَحَّ اَمِنَ لَاھِیًا، یُعْجِبُ بِنَفْسِہٖ اِذَا عُوْفِیَ وَ یَقْنَطُ اِذَا ابْتُلِیَ، تَغْلِبُہٗ نَفْسُہٗ عَلٰی مَا یَظُنُّ وَ لَا یَغْلِبُھَا عَلٰی مَا یَسْتَیْقِنُ، یَخَافُ عَلٰی غَیْرِہٖ بِاَدْنٰی مِنْ ذَنْبِہٖ، یَرْجُوْ لِنَفْسِہٖ بِاَکْثَرِ مِنْ عَمَلِہٖ، اِنْ اَصَابَہٗ بَلَاءٌ دَعٰی مُضْطَرًّا وَاِنْ نَالَہٗ رَخَاءٌ اَعْرَضَ مُغْتَرًّا، اِنِ اسْتَغْنٰی بَطَرَ وَ فُتِنَ، وَ اِنِ افْتَقَرَ قَنَطَ وَ وَھَنَ، یَقْصُرُ اِذَا عَمِلَ وَ یُبَالِغُ اِذَا سَاَلَ، یَصِفُ الْعِبْرَۃَ وَ لَا یَعْتَبِرُ، وَیُبَالِغُ فِی الْمَوْعِظَۃِ وَ لَا یَتَّعِظُ، فَھُوَ بِالْقَوْلِ مُدِلٌّ وَ بِالْعَمَلِ مُقِلٌّ، یُنَافِسُ فِیْمَا یَفْنٰی وَیُسَامِحُ فِیْمَا یَبْقٰی، یَرَی الْغَنَمَ مَغْرَمًا وَ الْغُرْمَ مَغْنَمًا، یَخْشَی الْمَوْتَ وَ لَا یُبَادِرُ الْفَوْتَ، یَسْتَعْظِمُ مِنْ مَعْصِیَۃِ غَیْرِہٖ مَا یَسْتَقِلُّ اَکْثَرَ مِنْہُ مِنْ نَفْسِہٖ وَ یَسْتَکْثِرُ مِنْ طَاعَتِہٖ مَا یُحَقِّرُہٗ مِنْ غَیْرِہٖ، عَلَی النَّاسِ طَاعِنٌ وَ لِنَفْسِہٖ مُدَاھِنٌ، اَللَّغْوُ مَعَ الْاَغْنِیَاءِ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنَ الذِّکْرِ مَعَ الْفُقَرَاءِ، یُرْشِدُ غَیْرَہٗ وَیُغْوِیْ نَفْسَہٗ، یَحْکُمُ عَلٰی غَیْرِہٖ لِنَفْسِہٖ وَ لَا یَحْکُمُ عَلَیْھَا لِغَیْرِہٖ، یَسْتَوْفِیْ وَ لَا یُوْفِیْ، یَخْشٰی

الْخَلْقَ فِیْ رَبِّہٖ وَ لَا یَخْشٰی رَبَّہٗ فِیْ اَذَیٰ خَلْقِہٖ۔

وَمِنْ کِتَابِہٖ لِشُرَیْحِ الْقَاضِیْ لَمَّا ابْتَاعَ دَارَہٗ بِکُوْفَۃَ ھٰذَا مَا اشْتَرٰی عَبْدٌ ذَلِیْلٌ مِنْ مَیِّتٍ قَدْ اُزْعِجَ لِلرَّحِیْلِ دَارًا مِنَ الْغُرُوْرِ مِنْ جَانِبِ الْفَانِیْنَ وَ خِطَّۃَ الْھَالِکِیْنَ وَتَجْمَعُ ھٰذِہِ الدَّارَ حُدُوْدًا اَرْبَعَۃً: اَلْحَدُّ الْاَوَّلُ یَنْتَھِیْ اِلٰی دَوَاعِی الْاٰفَاتِ وَ الثَّانِیْ اِلٰی دَوَاھِیْ الْمُصِیْبَاتِ وَ الثَّالِثُ اِلٰی الْھَوَای الْمُرْدِیْ، اَلرَّابِعُ اِلیٰ الْشَّیْطَانِ الْمُغْوِیْ۔ وَیَشْرَعُ بَابُہٗ اِلیٰ کَوَاذِبِ الْاٰمَالِ، اِشْتَرَی الْمَغْرُوْرُ مِنَ الْمُزْعَجِ بِالْخُرُوْجِ مِنْ عِزِّ الْقَنَاعَۃِ وَ الدُّخُوْلِ فِیْ ذُلِّ الطَّلَبِ، شَھِدَ بِذَالِکَ الْعِلْمُ وَ الْعَقْلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ اَسْرِ الْھَوَیٰ وَ سَلُمَ مِنْ عَلَائِقِ الدُّنْیَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ: ان لوگوں میں سے نہ بنو جو عمل کے بغیر آخرت کی امید رکھتے ہیں اور لمبی آرزوؤں کے ذریعے توبہ کی طمع کرتے ہیں، دنیا کے بارے میں باتیں زاہدوں جیسی کرتے ہیں مگر ان کا عمل دنیا کے طلب گاروں جیسا ہوتا ہے۔ اگر دنیا میں سے کچھ مل جائے تو سیر نہیں ہوتے اور اگر اس میں سے کچھ نہ ملے تو قناعت نہیں کرتے، جو نعمتیں انہیں دی گئی ہیں ان پر شکر ادا نہیں کرتے اور مزید نعمتوں کے طلب گار ہوتے ہیں۔ دوسروں کو برائی سے روکتے ہیں مگر خود باز نہیں آتے، دوسروں کو ایسے کاموں کی نصیحت کرتے ہیں جنہیں خود انجام نہیں دیتے، صالحین سے محبت کا دم بھرتے ہیں مگر ان کے اعمال جیسے اعمال نہیں کرتے، گناہ گاروں سے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں مگر خود انہی میں سے ہوتے ہیں، بیمار پڑ جاتے ہیں تو گناہوں پر ندامت کا اظہار کرتے ہیں اور صحت مند ہوں تو اطمینان کے ساتھ غافل ہو جاتے ہیں، عافیت میں خود پسندی کا شکار ہو جاتے ہیں اور آزمائش پڑتی ہے تو مایوس ہو جاتے ہیں، جن چیزوں (دنیاوی فوائد) کا گمان کرتے ہیں ان میں ان کا نفس ان پر غالب آ جاتا ہے لیکن یقینی چیزوں (موت اور آخرت) کے معاملے میں اپنے نفس پر غالب نہیں آتے، اپنے سے کمتر درجہ کے گناہ گاروں کے بارے میں فکرمند ہونے لگتے ہیں اور اپنے لئے اپنے عمل سے زیادہ اجر کی توقع کرتے ہیں، کوئی مصیبت آن پڑے تو بے بسی کے ساتھ دعائیں مانگتے ہیں اور خوشحالی نصیب ہو تو فریب خوردہ ہو کر منہ موڑ لیتے ہیں، مالدار ہوں تو اِترانے لگتے ہیں اور فتنے میں پڑ جاتے ہیں اور نادار ہو جائیں تو مایوس ہو کر رہ جاتے ہیں، عمل میں کوتاہی کرتے ہیں مگر مانگتے زیادہ ہیں، عبرت کو بیان کرتے ہیں مگر عبرت لیتے نہیں، نصیحت کرنے میں مبالغہ کرتے ہیں مگر خود نصیحت حاصل نہیں کرتے، باتوں سے رہنمائی کرتے ہیں مگر عمل میں کم ہوتے ہیں، فنا ہو جانے والی چیزوں کو حاصل کرنے کی تگ و دو کرتے ہیں مگر باقی رہ جانے والی چیزوں کے بارے میں سستی کرتے ہیں، فائدے کو نقصان اور نقصان کو فائدہ سمجھتے ہیں، موت سے ڈرتے ہیں، دوسروں کے گناہ کو بڑا سمجھتے ہیں مگر خود وہی گناہ ان سے زیادہ کر کے بھی اسے کم سمجھتے ہیں، اپنی نیکی کو بہت زیادہ سمجھتے ہیں جبکہ وہی دوسروں میں ہو تو اسے حقیر سمجھتے ہیں، لوگوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں مگر اپنے معاملے میں جواز تلاش کرتے ہیں، دولت مندوں کی محفل میں لغو کاموں میں مشغول رہنے کو فقراء کی محفل میں اللہ کے ذکر سے زیادہ پسند کرتے ہیں، دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں مگر خود گمراہ رہتے ہیں، اپنے حق میں دوسروں کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں لیکن دوسروں کے حق میں اپنے خلاف فیصلہ نہیں دیتے، اپنا حق پورا وصول کرتے ہیں مگر دوسروں کا حق پوری طرح ادا نہیں کرتے، اپنے رب کے معاملے میں لوگوں سے ڈرتے ہیں لیکن لوگوں کی اذیت کے معاملے میں اللہ سے نہیں ڈرتے۔

جب قاضی شریح نے ایک مکان خریدا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اسے ایک خط تحریر فرمایا جس کا ایک حصہ یہ ہے:

یہ مکان ایک بندۂ ذلیل نے اس مرنے والے سے خریدا ہے جسے کوچ کے لئے مجبور کر دیا گیا ہے، ایسا گھر جو دھوکے کا گھر ہے اور فنا ہونے والوں کی بستی اور ہلاک ہونے والوں کے علاقے میں واقع ہے۔ اس گھر کا حدود اربعہ یہ ہے: اس کی پہلی حد آفات کے اسباب سے ملتی ہے، دوسری حد فریب دینے والی مصیبتوں سے ملتی ہے، تیسری حد ہلاک کرنے والے خواہشات سے ملتی ہے اور چوتھی حد گمراہ کرنے والے شیطان سے ملتی ہے۔ اس کا دروازہ جھوٹی آرزوؤں کی راہ کی طرف کھلتا ہے۔ اس فریب خوردہ شخص نے یہ گھر اس شخص سے خریدا ہے جسے نکل جانے پر مجبور کر دیا گیا ہو اور یہ گھر خرید کر وہ قناعت کی عزت سے نکل کر طلب کی ذلت میں داخل ہو گیا۔ اس سودے کے گواہ علم اور عقل ہیں جب وہ خواہشات کی قید سے آزاد اور دنیوی آلائشات سے

محفوظ اور سالم ہو۔

(نوٹ: معلوم ہوتا ہے کہ قاضی شریح نے یہ مکان غیر ضروری طور پر خریدا تھا۔اس کی تفصیل نہج البلاغہ حصہ مکتوبات میں مکتوب 3 میں دیکھی جاسکتی ہے۔مترجم)

☆ ☆ ☆

اللہ تعالی کی حمد کرتا ہوں اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس کی نیک توفیق سے یہ کتاب مکمل ہوئی اور سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

☆ ☆ ☆

اللہ تعالٰی کی حمد کرتا ہوں اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس کی نیک توفیق سے اس کتاب کا ترجمہ 16 مئی 2006 کو بوقت عصر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی عظیم الشان صاحبزادی حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی ضریح مقدس پر پایہ تکمیل کو پہنچا۔

الفقیر الی رحمت رب العالمین

سید نیاز محمد ہمدانی ابن سید عالم شاہ ہمدانی (غفر اللہ لہما)

والحمدللہ رب العالمین

مصادر

(ذیل میں اس کتاب میں منقول احادیث کے مصادر بیان کئے جارہے ہیں۔چند احادیث کے مصادر کے بارے تحقیق مکمل نہیں ہوسکی۔انشاءاللہ اگلے ایڈیشن میں ان کے مصادر بھی شامل کردیئے جائیں گے)